یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنیپر واپس ہوسکینگے جن راسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۴۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ ر
روسا وجاگیرداران سے " للعہ ر
عام خریداران سے " ہے ر
" " ششماہی عہ ر
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ تھم پنس

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے ؛

امرتسر مورخہ ۱۴ ذیقعد سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۵ عیسوی بروز جمعہ

فہرست مضامین

مولانا بٹالوی پھر بولے - - - - - ۱
قادیانی مشن (عربی ام الالسنہ ہے) - - - ۵
حلالہ کیا چیز ہے - - - - - ۵
مباحثہ جبل پور - - - - - ۶
پنڈت دہرم بیر اور پنڈت لکھشمیدت کا مبلغ علم - ۷
میرٹھی باواجی سے ایک سوال - ۷
علم الادیان اور موجودہ مسلمان - ۸
عمل الیوم واللیلۃ کا ترجمہ - - - ۹
سجدہ کرتے وقت کس طرح بیٹھنا چاہیئے - - - ۱۰
- - - ۱۱
فتاوے - - - - ۱۲
متفرقات - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - ۱۵
۱۶

مولانا بٹالوی پھر بولے

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ پنجاب میں ایک اسی سالہ مسن بزرگ ہیں جن کا نام ہے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ آپ کی خداداد قابلیت ہے کہ جس بات کے قائل ہونگے اس میں سو تکلیف پاویں ہزار ذلت اٹھاویں چھوڑینگے نہیں۔ میرے ساتھ ان کو عرصہ بارہ سال سے نزاع ہے۔ اس نزاع میں مولانا کو اس کبر سنی کی حالت میں جو جو تکلیفیں اور ذلتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں میں انکا کیا ذکر کروں۔ واقفان حال پر پوشیدہ نہیں لیکن شاباش ہے ان کی جان ہمتی اور ہٹ پر کہ انہوں نے ان سب مصائب کا مقابلہ کیا۔ فلسفیانہ رنگ میں اس کی تہہ معلوم کرنی مشکل تھی مگر جناب موصوف کے ایک نہایت ہی مخلص صمیم اور محب حمیم دوست نے جو ڈاکٹر بھی تھے ہماری اس مشکل کو آسان کردیا۔ اس محب خالص سے مراد ڈاکٹر جمال الدین صاحب مرحوم مقیم پشاور ہیں جنہوں نے اپنے تجربہ اور ڈاکٹری فن کے لحاظ سے مولانا کی نسبت یہ رائے لکھی تھی :-

آج کل لاٹ مولوی (محمد حسین) کے دماغ میں فرق آگیا ہے۔ کوئی بات ٹھکانے کی نہیں کہتے جمال الدین۔ (کارڈ مورخہ ۵۔ اگست سنہ ۱۹۱۴ء)

ہم اس تحریر کی تصدیق نہیں کرسکتے مگر لکھنے والا ڈاکٹر ہے اس لئے انکار بھی مشکل ہے۔ اللہ اعلم۔

مولانا کی تازہ تکلیف کا آج ہم ذکر کرتے ہیں ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ۲۶ فروری کے اہلحدیث میں آپ کو فیصلہ کے لئے چیلنج دیا گیا جس کی صورت یہ تھی کہ تین اصحاب منصف بنائے جاویں جن میں ایک مشیر قانونی ہو۔ مشیر قانونی کے لئے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب جج وزیرآباد کا نام پیش ہوا تھا۔ مولانا صاحب نے صرف جج صاحب پر قناعت

گلزار احمدی (یعنی مدارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس اردو میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت اصلی للعہ رعایتی ہے ہر سہ جلد دمینو)

AsliAhleSunnet.com

کرکے اُنہی پر دار و مدار رکھا۔ میں نے بھی منظور کیا۔ آخر کار یہاں تک نوبت پہنچی کہ جج صاحب نے جو فیصلہ دیا وہ میرے حق میں اور اُن کے برخلاف تھا۔ پھر کیا تھا مولانا کا تھرمامیٹر ایک سو دس درجے سے بھی بڑھ گیا۔ آپ نے نہ صرف میرے بلکہ جج صاحب منصف کے بھی برخلاف سراج الاخبار جہلم اور پیسہ اخبار لاہور میں مضامین لکھوائے جن میں منصف صاحب کی محنت کی خوب حق ادائی کی اور خوب خوب اُن کو کوسا۔ اُن کے مضامین کا جواب میں نے بھی اُنہی اخباروں میں بھیجا جو روزانہ پیسہ اخبار ۱۰ ستمبر سے نقل ہے:۔

بٹالوی جھگڑے کا فیصلہ اور فیصلہ کے بعد نیا جھگڑا

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکو معلوم ہوگا کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ۱۹۰۳ء سے میرے ساتھ نزاع ہے۔ اس نزاع نے مختلف صورتیں اختیار کیں۔ کبھی جدال کبھی صلح۔ پھر صلح کے بعد بگاڑ۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ آرہ میں علماء منصف ہوئے۔ ان کے فیصلہ کو تسلیم کرنیکا مولوی صاحب نے اقرار کیا۔ نہ صرف کیا بلکہ شائع بھی کیا (ملاحظہ ہو اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ ص۱۹۲) وہ فیصلہ بھی بحمد اللہ میرے حق میں ہوا۔ جسپر مولوی صاحب ایسے بگڑے کہ منصفوں کو بھی خوب سنائیں۔ چونکہ مجھے مصالحت رکھنا منظور تھا اس لئے ان دنوں میں نے لکھا کہ آئیے پھر فیصلہ کرائیں۔ فیصلہ کی صورت میں نے یہ لکھی کہ دو عالم اور ایک مشیر قانونی ہو۔ مشیر قانونی کے لئے میں نے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب جج سیالکوٹ حال پنشنر وزیر آباد کا نام پیش کیا۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا کسی عالم کی ضرورت نہیں معاملہ بالکل صاف ہے۔ میں تمھاری اردو تحریروں سے دکھادونگا کہ تم اہلحدیث نہیں۔ اس لئے صرف مرزا ظفر اللہ خان صاحب کافی ہیں۔ مجھے بھی چونکہ فیصلہ کرانا منظور تھا اور جناب مرزا صاحب کی قابلیت خداداد اور انصاف پسندی سے میں واقف تھا۔ میں نے بھی منظوری دیدی۔ (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۲ فروری ۱۹۱۵ء)

چونکہ میرے خارج از اہلحدیث ہونے کے لئے اہل حدیث کی تعریف ہونی ضروری تھی اس لئے پہلے یہی سوال تھا کہ اہلحدیث کی تعریف کیا ہے۔ مولوی صاحب نے تعریف کی۔ میں نے اُس پر اعتراض کیا۔ اسی طرح دونوں طرف سے دو دو پرچے پہنچے۔

مرزا صاحب نے اس تنازع کا فیصلہ میرے حق میں دیا (جس کی نقل آگے درج ہے) تو مولوی صاحب نے حسب عادت قدیمہ اُن کو بھی صلواتیں سنائیں۔ چنانچہ سراج الاخبار ۳۰ اگست اور پیسہ اخبار ۵ ستمبر میں آپ کا مضمون نکلا ہے جس میں مولوی صاحب نے جناب منصف صاحب کی نسبت خلاف شان الفاظ لکھے ہیں۔ میں باور نہیں کرسکتا تھا کہ کوئی شریف آدمی کسی شریف آدمی کو اپنا حاکم بناکر اس کا ساختہ پرداختہ منظور کرکے بعد فیصلہ اُس کو بُرا بھلا کہے۔ اس کی مثالیں میرے علم میں آج تک دو ہی پیدا ہوئی ہیں۔ ایک مرزائی جماعت کے معزز رکن منشی قاسم علی جنھوں نے لودیانہ میں سردار بچن سنگھ صاحب پلیڈر کو سرپنچ مانا مگر جب انہوں نے فیصلہ اُن کے خلاف اور میرے حق میں دیکر تین سو روپیہ مجھے انعام دلوایا۔ تو منشی موصوف نے سردار صاحب کو خوب سنائیں جس سے بجائے اس کے کہ سردار صاحب موصوف کی ہتک ہو شرفا کی نگاہ میں منشی قاسم علی کی ہتک ہوئی ہوگی دوسری مثال اس کی جناب مولوی محمد حسین صاحب ہیں۔ مولوی صاحب نے اس ناراضگی کے مضمون میں چند اعتراض کئے ہیں جن کو بوجہ بے خبری کے دونوں اخباروں کے ایڈیٹر صاحبوں نے بھی معقول سمجھا۔ اعتراض حسب ذیل ہیں:۔

(۱) منصف صاحب نے باوجود وعدہ کسی عالم سے مشورہ نہیں کیا۔

(۲) باوجود دس روز کی میعاد جواب کے لئے دینے کے میعاد سے پہلے فیصلہ کردیا۔

(۳) فیصلہ سے پہلے استعفا دیا اور استعفا کے بعد فیصلہ کیا جو کہ میرے نزدیک (ہیچ ہے)

اب سنئے ان کے جواب:۔

(۱) مولوی محمد حسین صاحب نے منصف صاحب کو لکھا تھا کہ آپ فلاں فلاں مولوی صاحب سے (جو اُن کے ہمخیال ہیں) مشورہ کریں۔ منصف صاحب نے لکھا یہ میرا کام ہے۔ فیصلہ کے وقت مجھے ضرورت ہوئی تو میں کسی عالم سے مشورہ کرلونگا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ کسی عالم سے مشورہ کرنا بوقت ضرورت تھا چونکہ منصف صاحب کو ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس لئے اُنہوں نے کسی عالم سے مشورہ نہ کیا۔ تو کیا فیصلہ غلط ہو جائیگا۔ کیا منصف کی دیانت پر اتنا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ وہ کہے مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں میں خود ہی اس مضمون کو سمجھ گیا ہوں۔ تو اُس کے اس کہنے کو باور نہ کیا جائے۔

(۲) دس روز کی میعاد جناب منصف صاحب نے مولوی صاحب کو ۱۹ جولائی کو دی ہے چنانچہ سراج الاخبار مورخہ ۳۰۔ اگست کے صفحہ ۵ کالم ۳ کی پہلی سطر میں مولوی صاحب خود لکھتے ہیں کہ ۱۹ جولائی کا کارڈ آیا اور ۲۶ جولائی کو منصف صاحب نے مجھے لکھا کہ میں نے مولوی صاحب بٹالوی کو دس روز کی مہلت دی ہے یہ میعاد ۲۹ جولائی کو ختم ہونی چاہئے تھی۔ یا آنے جانے کے دن شمار کئے جائیں تو بھی اگست کو تو ضرور ختم ہوگئی ہوگی اور منصف صاحب نے فیصلہ ۲۔ اگست کو لکھکر میرے پاس بھیجا۔ بتلائیے میعاد کے اندر دیا یا بعد؟

(۳) یہ اعتراض بالکل بے اصل ہے۔ تعجب ہے کہ ایڈیٹر صاحبان نے بغیر اس کے فریق ثانی کا جواب سنیں جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب

AsliAhleSunnet.com

جیسے قابل جج کی نسبت بدگمانی روا رکھی کہ وہ اتنا بھی نہ سمجھے کہ استعفا دینے کے بعد فیصلہ نہیں دے سکتے۔ اس کے جواب میں بہتر ہے کہ منصف صاحب کے خط متضمن فیصلہ سے چند فقرات نقل کر دوں۔ جس سے زیادہ صحیح جواب ہو نہیں سکتا۔

جناب منصف صاحب مولوی صاحب بٹالوی کی تیز زبانی اور رنجک آمیز دل آزار فقرات (جن کے نقل کرنے کی ابھی ضرورت نہیں وقت ضرورت نقل ہو نگے) نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس ان وجوہ سے میں اب آئندہ ثالثی کے لئے اپنے تئیں قابل نہیں سمجھتا اور ثالثی سے استعفا دیتا ہوں۔ ابھی تک تو ابتدائی مرحلہ ہے۔ صرف اہلحدیث کی تعریف زیر بحث ہے۔ جب اصل معاملہ پر گفتگو شروع ہوئی جو اہم ترین معاملہ ہے تو خدا جانے مجھ پر کیا کچھ اعتراض ہو نگے۔ اس لئے میں اس مخمصہ میں رہنا نہیں چاہتا۔ جس قدر معاملہ میرے رو برو ہوا ہے اُس کی نسبت میری رائے ہے کہ جو تعریف اہلحدیث حضرت بٹالوی نے تحریر فرمائی تھی اور اُسپر جو اعتراض حضرت امرتسری نے کئے تھے اُن کو حضرت بٹالوی اُٹھا نہیں سکے۔ حالانکہ اُنہوں نے اپنے پہلے الفاظ کو کچھ تبدیل بھی کر دیا تھا۔ اور آخر جواب دینے میں لیت و لعل فرمانا شروع کیا اور جواب عنایت نہ فرمایا۔ اس لئے اصل معاملہ زیر بحث ہی نہیں آیا۔ اور ثالث کی نسبت ایسے خیالات ایسے الفاظ میں ظاہر کئے جن سے ثالث کو استعفا دینے پر مجبور ہونا پڑا۔"

(محمد ظفر اللہ ۲۔ اگست)

ناظرین غور کریں کہ ایک ہی خط مورخہ ۲۔ اگست میں دونوں باتوں کا درج ہونا کیا ثابت کرتا ہے۔ مطلب صاف ہے جناب منصف صاحب نے ۲۔ اگست کو گزشتہ کارروائی کا فیصلہ دیکر آئندہ کے لئے منصفی سے استعفا دیا ہے۔ یہ نہیں کہ ۲۔ اگست کو استعفا دیا اور ۱۳۔ اگست کو فیصلہ۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار نے سمجھا جو لکھتے ہیں:۔

"میرے خیال میں ۲۔ اگست کو جبکہ مرزا صاحب استعفا دے چکے تھے تو ۱۳۔ اگست کو فیصلہ نہیں دینا چاہئے تھا؟"

غالباً یہ غلط فہمی اخبار اہلحدیث کی تاریخ سے لگی ہے جس میں یہ فیصلہ درج ہے یعنی فاضل ایڈیٹر پیسہ اخبار نے تاریخ طبع کو تاریخ تحریر سمجھ لیا جو کسی طرح ٹھیک نہیں۔ فیصلہ ۲۔ اگست ہی کو ہوا۔ اور آئندہ کی منصفی سے استعفا بھی دو ہی کو ہوا۔ اس استعفا کا اثر گزشتہ کارروائی پر کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

فیصلہ کا فیصلہ مجھے چونکہ مولوی محمد حسین صاحب سے مصالحت کبھی منظور رہی ہے اس لئے میں فیصلہ کی ایک آسان صورت پیش کرتا ہوں۔ امید ہے ایڈیٹر صاحب بھی اس کی تائید کرینگے۔ جناب موصوف اس امر کے فیصلہ کے لئے کہ یہ فیصلہ جو جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے صحیح ہے یا غلط۔ کسی ذی رائے کو منصف بنالیں۔ مگر یہ شرط ضروری ہوگی کہ جو فیصلہ منصف کو سنانا ہوگا۔ جو کو سیگا وہ کم از کم مبلغ ایک سو روپیہ انجمن حمایت اسلام میں داخل کریگا اسکے اعتبار کے لئے فریقین سو سو روپیہ حاجی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن کو کے پاس جمع کرا دینگے جس نے فیصلہ پر چون و چرا کی حاجی صاحب اُس کا روپیہ داخل انجمن کر کے دوسرے کو روپیہ واپس کر دینگے۔

مولوی صاحب کو اختیار ہے تقرر منصف کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں یا بذریعہ اخبار۔

من نگویم کہ این مکن آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن

(خاکسار ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری)

ان اخباری مضامین کے علاوہ بٹالوی صاحب نے ایک پمفلٹ (چھوٹا سا رسالہ) بھی شائع کیا جس میں مجھکو اور منصف صاحب کو بڑھیا عورتوں کی طرح خوب کوسا ہے جسکے لئے مجھے رنج ہے تو یہ کہ اس کوسنے میں اُنہوں نے جج صاحب کو میرا شریک بنا دیا حالانکہ میں۔ ہاں صرف میں ہمیشہ سے اُن کا تختہ مشق رہا ہوں اور میرا دعوے ہے کہ

شرکت غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری

اُس رسالہ میں آپ نے جو کچھ گالی گلوچ دیا ہے اُسکا ذکر تو پھر کبھی ہوگا۔ سر دست میں ایک خاص بات کا ذکر کرتا ہوں۔

مولانا نے مختلف مقامات میں مجھے تین سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا ہے گو مجھے آپکے انعامات کی حقیقت معلوم ہے آپ اگر اس میں مرزائیوں کی ریس کریں تو یہ مشکل ہے۔ جس عالی حوصلگی سے مرزا [illegible] نے سو صد انعام رکھا تھا وہ اُنہی کا حصہ تھا۔ مولانا کا انعامی حوصلہ ہم پہلے ایک دفعہ جان چکے ہیں جب امرتسر میں بمکان ڈپٹی محمد شریف صاحب انعامی بحث ہوئی تھی اور سو روپیہ کا نوٹ اُنہوں نے خواجہ حبیب اللہ صاحب کے پاس رکھا تھا تو آپ کی گھبراہٹ کا حال اُنہی لوگوں کو معلوم ہوگا جو اُس مجلس میں تھے حالانکہ اصل انعام کے مستحق مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی تھے جو اپنی سیر چشمی کے باعث شائد لیتے بھی نہ۔ میرے جیسے انعام خور کی تسلی ایسے وعدوں سے تھوڑی ہو سکتی ہے جب تک موعودہ انعام کی رقم صد کسی معتبر امین کے پاس بایں وعدہ امانت نہ رکھی جاوے کہ جس کے حق میں فیصلہ ہوگا اُسی کو دیجائے گی۔ جیسا لودہانہ میں ہوا تھا۔ بات یہ تھی کہ بٹالوی صاحب نے اہلحدیث کے مذہب کی تعریف کی تھی جسپر میں نے اعتراض کیا

[حاشیہ] اس عہدہ کے لئے دوکان حاجی علیجان دہلی سے کوئی اچھا نہ ہوگا۔ جو نہ صرف دہلی کے امین بلکہ تمام ہندوستان کے معتبر امین ہیں۔

(ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

جس کا جواب آپ سے نہ بن پڑا۔ منصف صاحب نے فیصلہ میرے حق میں کر دیا۔ تو اب بعد فیصلہ کھسیانے ہو کر بحکم مشتے بعد از جنگ اس رسالہ میں آپ نے جواب الجواب لکھا جس پر آپ کو بہت کچھ ناز ہے اس جواب کی بابت آپ لکھتے ہیں :-

اگر ثناء اللہ اس تعریف کا جامع و مانع نہ ہونا یا اس تعریف کا دوری ہونا ثابت کر دے تو میں حلف سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں ایک سو روپیہ اس کو انعام دونگا۔ بشرطیکہ تین اہل علم عقلی و نقلی مسلم العلم عند العلماء (جو ثناء اللہ کے ہمخیال نہ ہوں) اس کو مان لیں (صفحہ ۲۲ [۱])

دوسرا انعام ان الفاظ میں دینے کا وعدہ فرماتے ہیں اور اس کے علاوہ امور کا جن میں وہ اپنا منصب چھوڑ کر مدعی بن کر اپنے اہلحدیث ہونے کا ثبوت ہمارے کلام و عبارات ثلاثہ سے ان کو لزامی دلائل سمجھکر اس نے پیش کیا تھا جواب بھی ایسا ادا ہوا ہے کہ اس نے ثناء اللہ کو زندہ درگور کر دیا ہے۔ اگر ثناء اللہ پھر بھی سانس لیوے اور سر اٹھاوے اور ان عبارات خاکسار سے اس کے اہلحدیث ہونے کی نسبت میرا اعتراف ثابت کر دے جس کو تین اہل علم عقلی و نقلی مسلم العلم عند العلماء (جو ثناء اللہ کے ہم خیال نہ ہوں) تسلیم کر لیں تو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ثناء اللہ کو دو سو روپے انعام دونگا۔ (صفحہ مذکور)

ایڈیٹر۔ میں خدا کی ذات بابرکات پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ میں دونوں انعام حاصل کرونگا پس آپ پہلے رقم مذکور سہ صد امین صاحب کے ہاں بوعدہ مذکور جمع کرا دیں۔ پھر منصفوں کا تقرر کریں۔ میں اس عہدے کے لئے آپ کے مسلم منصف پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ آپ کہہ چکے ہیں کہ منصف میرے ہمخیال نہ ہوں جس کے یہ معنے ہیں کہ اہلحدیث نہ ہوں۔ پس سنئے :-

مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی۔ مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری۔ شمس العلماء مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند۔ یہ تینوں جناب میری طرف سے پیش ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی آپ کو نامنظور ہو تو اور کسی دیوبندی یا سہارنپوری عالم کو داخل کر لیں۔ فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے مشترک خط لکھکر منصفان سے منظوری لیجائیگی۔ بعد منظوری منصفان کے اقرار نامہ لکھا جائیگا۔ مضامین زیر بحث خوشخط قلمی لکھا کر منصفوں کے پاس دیوبند بھیجے جاویں گے جن میں آپکا یہ آخری مضمون بھی ہوگا۔ مجھے چونکہ بھروسہ ہے کہ مجھے جواب دینے کی ضرورت نہ ہوگی اس لئے میں جواب نہ دونگا۔ ہاں میرا حق محفوظ رہیگا۔ اگر منصف صاحبوں نے مجھسے جواب طلب کیا تو میں جواب بھیجدونگا اور بس۔ اس کے بعد فیصلہ کا انتظار ہوگا۔ فیصلہ دکھا کر امین صاحب سے انعامی رقم وصول کر لی جاویگی۔ آپ کے حق میں فیصلہ ہوا تو آپ لے لیں۔ میرے حق میں ہوا تو میں لیلونگا۔ مگر اس فیصلے کا اثر جج صاحب کے سابقہ فیصلہ پر کچھ نہ ہوگا۔

بس اب زیادہ باتوں کی ضرورت نہیں مرد میدان بنئے ایک ہفتہ کے اندر اندر انعامی رقم **سہ صد** امین کے پاس پہنچکر مجھے بایں مضمون خط پہنچ جائے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے آپ کی نزاع کے متعلق مبلغ سہ صد ہمارے پاس جمع کرائے ہیں منصفوں کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا تو فوراً آپکو دیئے جاویں گے !

اگر ایسا نہ ہوا تو خطرہ ہے کہ پورب کے ایک گاؤں رحیم آباد سے آواز آئیگی بٹالوی **جھوٹا** ہے **جھوٹا** ہے **جھوٹا** ہے جس سے بحکم ؎

گیا لایۂ ہمہ گاوان دہ را
تمام ملک پنجاب پر حرف آئیگا +

نوٹ اس رسالہ میں بٹالوی صاحب نے مجھپر بہت سے جھوٹ بولنے کا ادعا کیا ہے۔ ان کی بابت میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ امرتسر۔ بٹالہ یا لاہور کے کسی ہی تین معزز آدمی کو منصف بنائیں۔ اگر ان واقعات میں سے کسی ایک میں بھی جھوٹا ثابت ہوں تو ہر ایک جھوٹ پر مبلغ پانچ روپیہ جو آپنے مولانا عبد العزیز کے لئے مقرر کئے ہیں آپ کو دیتا جاؤنگا۔ اور جتنے میں آپ کا دعوے غلط ہوا اس کے متعلق آپسے جرمانہ نہیں لیا جاویگا صرف تحریری معافی آپ کو مانگنی ہوگی۔ کیا آپ حوصلہ کرینگے ؟ (دیدہ باید) اس کے متعلق بھی ایک ہفتہ کی آپ کو مہلت ہے۔ تاریخ مہلت تاریخ اخبار ہذا سے ہوگی۔

ناظرین ! اخیر میں حضرت بٹالوی کی راست گوئی کی ایک مثال آپ لوگوں کو سنا دوں۔ جس سے ان بڑے حضرت کے صدق و کذب کا پتہ آپ لوگوں کو خوب لگجائے۔ آپ فرماتے ہیں :-

سہ صدی انعام لینے کی چاٹ تو اس (ثناء اللہ) کے ہم مذہب مرزائیوں نے اس کو لگا دی ہے! (رسالہ مذکور)

مرزائی میرے **ہم مذہب** ہیں۔ اہلحدیث کے ناظرین کو اس لفظ کے صدق و کذب کی بابت کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ انہی ہم مذہبوں سے بحث ہوئی کا ہے پر؟ ان کے نبی کے اس اشتہار پر کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ للہ غور کیجئے مرزا قادیانی بانی مذہب مرزائی تو میری مخالفت کی وجہ سے میری موت کی بددعا کریں اور ان کے امتی مجھ سے بحث کریں۔ اور مولانا مجھکو مرزائیوں کا ہم مذہب یعنی مرزائی بتائیں تو کیا میرا حق نہیں کہ میں یہ کہوں ؎

کس کی ملت میں گنوں آپ کو بتلا اے شیخ
تو کہے گبر مجھے۔ گبر مسلماں مجھکو

لطیفہ ۔ مولانا بٹالوی کی شمشیر قلم سے خاکسار ایڈیٹر ہی شہید نہیں اہلحدیث کے خریدار بھی ساتھ ہی نیم بسمل ہیں چنانچہ مولانا فرماتے ہیں :-

(ایڈیٹر اہلحدیث) آئے دن اپنے اخبار کذب بار میں اپنے **احمق** خریداروں اور معتقدوں میں اشتہار نکال دیتا ہے (صفحہ ۲۳)

اللہ اکبر زبان ہے یا جلاج کی سیف ؎
الاماں قہر الٰہی ہے یہ غصہ اس کا
آج قاتل نے نہ اپنا نہ پرایا دیکھا

[۱] یہ رسالہ تو چند اوراق کا ہے مگر اس کو شاخہ لمسہ جلد ۳ کا حصہ بنایا گیا ہے اس لئے اس کے صفحات ۲۱۰ تک پہنچے ہیں (منہ)

AsliAhleSunnet.com

قادیانی مشن

(عربی ام الالسنہ ہے)

علماء زبان کا اسپر اتفاق ہوچکا ہے کہ دنیا کی سب زبانوں کا مخرج ایک ہے۔ آریہ اور ہندو سنسکرت کو کہتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعوے تھا کہ عربی زبان سب زبانوں کی ماں ہے یعنی سب اسی سے نکلی ہیں۔ اس دعوے کے متعلق وہ ایک کتاب شائع کرنے والے تھے مگر نہ کرسکے۔ مریدوں کو مختلف کام بانٹ دئے تھے۔ اب اس کام کے کرنے کا ارادہ خواجہ کمال الدین صاحب نے ظاہر کیا ہے اُن کا ایک مضمون پیغام صلح میں مفصل نکلا ہے جس کے متعلق خواجہ صاحب نے ہم سے خواہش کی ہے کہ اہلحدیث کے ناظرین تک اُن کی درخواست کو پہنچادیں چونکہ عربی زبان کی خدمت ہم سب کا مشترک کام ہے اور مشترک کام میں الگ رہنا ہم پسند نہیں کیا کرتے اس لئے اُن کے مضمون کا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ ایک بھاری کام ہے جو برسوں کی محنت شاقہ کا محتاج ہے اور اس میں بہت سے مستعد ہاتھوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے اپنی ارادہ کردہ کتاب کا خلاصہ اس وقت اردو میں لکھدیا ہے کہ ہندوستان میں جو کثرت سے ایسے بزرگ موجود ہیں جو عربی زبان سے تو واقف ہیں۔ لیکن انگریزی سے ناآشنا ہیں وہ صاحب بھی میرے اُن طریقوں سے واقف ہوجاویں جن پر میں اس تحقیق کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہوں اور جنکو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ مجھے امداد دے ایسے صاحب بھی پنجابی ہندی۔ بنگالی۔ کشمیری۔ پشتو۔ مرہٹی۔ تلوگو۔ تامل۔ کناری اور دیگر ہندوستان کی زبانوں کے متعلق اپنے اپنے ہاں تحقیق شروع کردیں اور اس طرح اس عظیم الشان کام میں محض عنداللہ میرے معین و مددگار بنجاویں۔ اس سے نہ صرف یہ کام جو میرے ہاتھ میں ہے جلد تکمیل کی صورت دیکھیگا۔ بلکہ اگر یہ ہماری تحقیق مکمل ہوجاوے تو عربی زبان حاصل کرنے کا ایک آسان سے آسان طریق دنیا میں پیدا ہوجاویگا۔ زبان کا سیکھنا بہت حد تک لغت سے واقفیت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ قواعد زبان سے واقف ہونا تو بہت ہی تھوڑا وقت چاہتا ہے۔ واقفیت لغت ہی ایک مشکل کام ہے اب انشاءاللہ لغت کا سیکھنا بھی اُس شخص پر بہت آسان ہوجائیگا جس کے سامنے اُس کی اپنی زبان کے صدہا الفاظ عربی زبان سے ملے جلے رکھدئے جاویں۔ (پیغام صلح ۵ ستمبر)

حلالہ کیا چیز ہے

اس عنوان سے ایک مضمون رسالہ المسلم (گجرات) میں میری نظر سے گزرا جس میں ایڈیٹر المسلم (غازی محمود صاحب) نے لکھا ہے کہ حلالہ جو مسلمانوں میں مروج ہے جس کو مفسرین نے لکھا ہے قرآن مجید سے ثابت نہیں ہوتا۔ چونکہ آریوں کے مُنہ پر حلالہ حلالہ چڑھا رہتا ہے غالباً اس لئے ایڈیٹر المسلم نے نیک نیتی سے اس کا انکار کردیا۔ ہمیں اس سے تو مطلب نہیں کہ مروجہ حلالہ کیا ہے اور مفسرین نے کیا لکھا ہے۔ ہاں ہم قرآن مجید کا مطلب مختصر لفظوں میں بتلانا چاہتے ہیں۔ تاکہ ہمارے دوست ایڈیٹر المسلم کو اور اُس کے ناظرین اور دیگر ناواقفوں کو غلطی نہ لگجائے۔

آیت زیر بحث کے اصل الفاظ یہ ہیں:۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ (بقرہ ع ۲۹)

اس آیت کا ترجمہ اور مطلب بتلانے سے پہلے اس کی مختصر سی ترکیب کردینی ضروری ہے کیونکہ جہاں تک میں نے غور کیا ایڈیٹر صاحب موصوف کو اس کی ترکیب پر غور نہ کرنے سے الجھن پیدا ہوئی ہے۔ آیت موصوفہ کے لفظ لا تحل میں جو نفی ہے۔ اُس کی انتہا حتیٰ تک ہے کیونکہ لفظ حتیٰ کسی کام یا چیز کی انتہا کے لئے ہے پس معنے آیت کے یہ ہیں:

"اگر خاوند آخری طلاق دیدے تو وہ عورت اُس کو حلال نہیں ہے اور اس عدم حلت کی انتہا نکاح ثانی ہے یعنی جب عورت نے نکاح ثانی کیا تو یہ عدم حلت جو لا تحل میں تھی ختم ہوگئی۔ اب اگر خاوند ثانی کسی وجہ سے طلاق دے تو پہلے خاوند کے ساتھ اُس کا نکاح حرام نہیں"

چنانچہ فرمایا:۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ

یعنی اگر وہ خاوند ثانی طلاق دے تو ان دونوں (عورت اور سابق خاوند) کو نکاح کرکے مل بیٹھتے ہیں گناہ نہیں بشرطیکہ پہلے کیطرح بگاڑ نہ کرنے کا گمان غالب ہو۔

اس آیت کو بقاعدہ علم نحو دیکھا جائے تو مطلب بالکل صاف ہے کہ جب کوئی عورت پہلے خاوند سے علیحدہ ہوکر اس درجہ پر پہنچ جائے کہ لا تحل لہ اُس پر صادق آئے تو اُس کی یہ عدم حلت ابدی نہیں بلکہ نکاح ثانی پر منتہی اور ختم ہوجاتی ہے پھر وہ خاوند اگر طلاق دے تو عدت طلاق گزار کر پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔ یہی حلالہ ہے اور یہی نکاح ثانی ہے۔ پس ایڈیٹر صاحب المسلم کا یہ کہنا کہ:۔

اس آیت میں بیوی کے حقوق کی کماحقہٗ حفاظت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خاوند کا اختیار بیوی پر اُسی وقت تک ہے جب تک کہ وہ اُس کی بیوی ہے۔ جب اُس نے اُس کو طلاق دیدی تو اُس نے اپنے حقوق کو زائل کردیا۔ یہاں* تک کہ اگر عورت

* غالباً یہ یہاں تک ہ حتیٰ کے لفظ سے نکالا ہے (اہلحدیث)

(۴۰۵)

AsliAhleSunnet.com

کی مرضی ہو تو وہ فوراً[1] غیر مرد کے ساتھ شادی کرلے طلاق دہندہ اُس کو ایسا کرنے سے کسی صورت میں نہیں روک سکتا (صفحہ ۲۶)

آیت موصوفہ کے الفاظ اور ترکیب کے ماتحت نہیں آسکتا البتہ اُن کا اپنا مشورہ ہے۔ مختصر یہ کہ آیت میں جو حتیٰ ہے وہ انتہا ہے اُس عدم حلت کی جو پہلے تحلّل میں آئی ہے اُس کے بعد چونکہ نکاح ثانی خود مانع نکاح ہے اس لئے اس دوسرے مانع کو فَاِنْ طَلَّقَھَا کہکر رفع فرمادیا۔

مطلب آیت کا واضح لفظوں میں یہ ہے کہ بعد تیسری طلاق کے عورت مطلقہ پہلے خاوند پر حرام ہے مگر یہ حرمت ابدی نہیں بلکہ دوسرے نکاح تک اس کی انتہا ہے۔ اُس کے بعد نکاح ثانی ہے عارضی مانع ہے جو طلاق ثانی سے رفع ہوسکتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عورت مطلقہ اگر نکاح ثانی نہ کرے تو ساری عمر بھی پہلے خاوند سے نکاح نہیں کرسکتی۔ بلکہ لاتحل کے ماتحت رہکر ابدالآباد تک پہلے خاوند پر حرام ہے۔ (۴۰۶)

نوٹ :- یہ تو ہوا آیت کا مطلب۔ باقی رہی اسکی حکمت اور آریوں کا اعتراض اور اُس کا جواب وہ تو کئی دفعہ ذکر ہوچکے ہیں اور ہوتے رہیں گے ایڈیٹر صاحب المسلم اس کو خوب جانتے ہیں ۔

مباحثہ جبل پور

اس مباحثہ نے جو شہرت حاصل کی ہے وہ زیادہ اس وجہ سے ہے کہ ہمارے مخاطب مسافر کے کشاف نے اس میں تقلب ماہیت کرکے پیتل کو سونا دکھایا۔ پھر اُس پر ایک کیمیاگر (مولوی ابورحمت) خوش قسمتی سے اُس کو مل گئے۔ اور ان کے سوا اور بھی بعض حضرات پورب اور پنجاب میں پیدا ہوگئے جنکے کان بہت دنوں سے اس بات کے سُننے کے منتظر تھے

[1] فوراً نہیں بلکہ عدت گزار کر کیونکہ عدت گزرنے کا عام حکم آچکا ہے وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (اہلحدیث)

کہ ثناء اللہ کے ذریعہ سے اسلام کو شکست ہوئی۔ اُن کو یہ غرض نہیں کہ ثناء اللہ کو اُس کے کسی ذاتی کام میں شکست ہوئی یا دینی کام میں جو سب کا ہے۔ بلکہ اُن کی حالت اُن لوگوں کی طرح ہے جن کی شکایت مندرجہ ذیل شعر میں کی گئی ہے :- ؎

صُمٌّ اذا سمعوا خیرا ذکرت به
وان ذکرت بشر عندهم اذن

دِل جلا شاعر کہتا ہے۔ میرے دشمنوں کی یہ حالت ہے کہ اگر میرا ذکر خیر سے ہوتا ہے تو وہ بہرے ہوجاتے ہیں۔ یعنی سُنتے ہی نہیں۔ اور اگر اُن کے پاس بُرائی سے میرا ذکر ہو تو وہ ہمہ تن گوش ہوجاتے یعنے سارے جسم سے اُس بُرائی کو سُنتے ہیں۔

یہی حال اُن لوگوں کا ہے خواہ وہ میرٹھ میں ہیں یا کھوہ میں یا بٹالہ اور قادیان میں یا ملک کے کسی حصے میں۔ ایسے لوگوں کا جواب بجز اس کے کچھ نہیں جو ایک بزرگ بہت مدت پہلے دےگیا ہے ؎

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت آں جز بمرگ نتواں رست

مباحثہ جبل پور اور مولوی ابورحمت کے موضوع پر اس قدر مضامین آچکے اور آرہے ہیں کہ اگر ان سب کو درج کیا جائے تو سارا اخبار انہی سے بھرجائے لیکن سب اور سارے کیسے درج ہوں آج بھی ایک مضمون مختصر سا درج کرتے ہیں جسمیں جبل پوری مباحثہ کا مختصر سا ذکر ہے۔

مسافر نے جو اس بحث کا رسالہ شائع کیا ہے میں نے آج تک وہ سارا نہیں دیکھا تھا۔ شروع کے چند صفحات دیکھکر سمجھ لیا کہ بحکم ؎

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

باقی بھی ایسا ہی کذب و افترا کا مجموعہ ہوگا۔ اُس کی تردید کے ایک مضمون میں ایک حوالہ دیکھکر میں حیرت زدہ ہوگیا کہ ہیں؟ یہ بھی لکھا ہے! رسالہ کو دیکھا تو کئی ایک مقام پر وہی لفظ پایا۔ جسپر میں حیرت زدہ ہوا تھا وہ کیا ہے؟ غور سے سُنئے :-

تیسرے روز مباحثہ تناسخ پر تھا مدعی وہ تھے اسی لئے بقاعدہ عدالت پہلی اور پچھلی دفعہ کی تقریر لینے پر آریوں نے زور دیا جو پریزیڈنٹ نے انکو دیدی مگر ناظرین میری طرح یہ سُنکر حیران رہجائیں گے کہ آریوں نے اپنے رسالہ کذب مقالہ میں مجھے مدعی لکھا ہے۔ ایک جگہ نہیں کئی ایک جگہ۔ پھر لطف یہ کہ اپنے لفظوں میں نہیں لکھا۔ بلکہ میری تقریر میں یوں لکھا ہے کہ میں نے یوں تقریر کی کہ

آپ (آریہ) چاہے سو سوال مجھپر کردیں میں ایک کا بھی جواب نہ دونگا۔ کیونکہ آج میں داعی ہوں۔ سوال کرنے کا حق مجھے حاصل ہے۔ آپ مجھپر ایک بھی سوال نہیں کرسکتے۔ آپ (آریہ) مجیب ہیں میں مدعی ہوں۔ دعوےٰ میرا ہے۔ اب میرا اعتراض سُنئے :- (ثناء اللہ)

(رسالہ کذب مقالہ مباحثہ جبلپور صفحہ ۸۵)

ناظرین! دنیا میں جھوٹے لوگ ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہیں گزشتہ ایام میں بھی تھے اب بھی ہیں مگر مسافرستان کے برابر اس فن میں کامل کوئی نہ ہوگا جو مذہبی امور میں اتنا جھوٹ بولے کہ الامان۔

غور کا مقام ہے کہ دعوےٰ تو آریوں کا تقریر بھی پہلی پچھلی اُن کی اور **مدعی میں**؟ پھر اس طرفہ پر طرہ یہ کہ میری نسبت لکھا ہے کہ سوال کرنے کا حق مجھے ہے کیونکہ میں مدعی ہوں۔ چہ خوش۔ مدعی میں اور سوال کرنے کا حق بھی مجھے۔ کیا جس کے دماغ میں رتی بھر بھی عقل ہو مان سکتا ہے کہ یہ کسی ایسے مناظر کا کلام ہے جو سالہا سال کا مرد میدان اور تجربہ کار ہو؟ یہ ہے نمونہ مسافر کے رسالہ مباحثہ جبلپور کا جس کی بابت نامہ نگار کا مندرجہ ذیل مضمون غور سے پڑھنے کے لائق ہے۔

اطلاع ساری خرابی تو یہ ہے کہ آریوں نے اسی نیت سے کہ ہم جو چاہیں گے شائع کرینگے تحریری مباحثہ سے انکار کرکے تقریری مباحثہ کیا پھر اُس تقریر کو جس طرح چاہا اپنے لفظوں

AsliAhleSunnet.com

میں لکھکر شائع کرکے جھوٹی فتح کے نقارے بجائے۔

حیرانی ہے مسافر کو تو اس کذب بیانی میں ذاتی غرض تھی۔ پنجاب کے اخباروں (پرکاش۔ آریہ گزٹ وغیرہ) کو کیا پڑی تھی کہ وہ بھی مسافر کی کذب بیانی میں شریک ہو گئے۔ ہائے تعصب تیرا بُرا ہو (ایڈیٹر)

پنڈت دھرم بیر اور پنڈت لکشمیدت کا مبلغ علم

مولوی صاحب نے جب یہ اعتراض کیا کہ اگر تمام انسان ویدک دھرم کے مطابق عمل کرنے لگیں تو ایک عرصہ کے بعد جانوروں کی پیدائش مسدود ہو جائیگی یہاں تک کہ نطفہ میں کیڑے بھی پیدا نہو نگے اور نسل انسانی منقطع ہو جائیگی۔ اس کے جواب میں پنڈت دھرم بیر نے بڑی دیدہ دلیری سے کہا کہ منی میں کیڑے ہوتے ہی نہیں۔ مولوی صاحب غلط کہہ رہے ہیں۔

ناظرین۔ نطفہ میں کیڑوں کا وجود بالکل مشاہدات سے ثابت ہے اور خوردبین سے صاف نظر آتے ہیں یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے ہر معمولی عقل وفہم کا شخص بھی واقف ہے۔ رسالہ شائع کنندہ کی چالاکی دیکھئے۔ اس بات کو قطعی اُڑا دیا نہ مولوی صاحب کے سوال ہی میں رہنے دیا نہ پنڈت دھرم بیر کے جواب میں۔

یہاں کے تمام ہندو دوستوں اور مسلمانوں کو بخوبی یاد ہے کہ دراصل پنڈت دہرم بیر نے منی کے کیڑوں کا انکار کیا تھا بلکہ میں نے ایک آریہ دوستوں سے دریافت کیا۔ اور انھوں نے صاف لفظوں میں اقرار کیا کہ درصل پنڈت موصوف نے انکار کیا تھا۔ یہ ہے پنڈت دہرم بیر کا مبلغ علم

اب جناب پنڈت لکشمی دت کے معلومات سے فائدہ اُٹھائیے بڑے تحدی اور فخر سے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اس مرتبہ آپ نے اندھے کی مثال پیش کی ہے مگر جانے آپ کی بلا کہ جنم کے اندھوں کو قوت بصارت دینا کسی کی طاقت میں بھی ہے یا نہیں کیا آپ کسی جنم کے اندھے کو آنکھیں دلوا سکتے ہیں"

رسالہ مباحثہ جبلپور صفحہ ۵۸

بفرض محال مثال غلط پیش کی گئی کہ جنم کے اندھے اچھے نہیں ہو سکتے تو کیا اس سے اصلی اعتراض اُٹھ گیا کیا جنم کے لنگڑے کو مصنوعی پیر سے چلنے پھرنے پر قوت نہیں آجاتی۔ کیا وہ بچے باوجود ڈاکٹر ہونے کے آپ کی نظر سے نہیں گزرے جن کے مخارج معلوم پیدائشی بند ہوتے ہیں اور آپ نشتر مارکر اُن رستوں کو درست کر دیتے ہیں۔ المختصر بہت سے مادر زاد امراض ایسے ہوتے ہیں جن کے دفعیہ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ اعتراض ایسا اٹل ہے کہ آپ کی تو حقیقت ہی کیا ہے اگر سماج کے تمام علماء بھی ملکر کوشش کریں تو ہرگز نہیں اُٹھا سکتے ڈاکٹر صاحب آئیے میں آپکو بتلاؤں کہ پیدائشی اندھوں کو بھی اس زمانہ ترقی میں نظر آنے لگا ہے دیکھئے رسالہ العصر لکھنؤ جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۴۵ جس میں لکھا ہے:۔

حال میں ایک روسی ماہر سائنس نے ایک مشین ایجاد کی ہے جو عینک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی مدد سے مادر زاد اندھے بھی ادھر اُدھر چل پھر سکتے ہیں۔ اور جو کسی مرض سے نابینا ہو گئے ہیں وہ تو بخوبی دیکھ سکتے ہیں۔ اس عینک کا دارومدار برقی اوپر رکھا گیا ہے۔ یہ روشنی اور تاریکی کے پہلو کو اتنا نمایاں کر دیتی ہے کہ اندھا آدمی ہر چیز کو دیکھ سکتا ہے۔ موجد کا بیان ہے کہ اس عینک میں اور بھی ترقی کی جائیگی۔

پنڈت جی مہاراج کچھ سُنا آپنے سائنس کیا کہتی ہے مگر ابھی ایک حکمت باقی ہے۔ آپ فوراً موجد مذکور کو بذریعہ تار برقی اطلاع دیدیجئے کہ اس آلہ کو شائع نہ کرو کیونکہ مادر زاد اندھے کو بینائی دینا اُس کے جرم میں تخفیف کرنا ہے۔ ورنہ تمہیں بھی آئندہ جنم میں اندھا ہونا پڑیگا۔

یہ ہیں دونوں پنڈتوں کی سائنس دانی کے نمونے۔ ناظرین خود ہی فیصلہ کرلیں کہ انہوں نے شیر پنجاب کا کس طرح مقابلہ کیا ہوگا:

کوئی آریہ مہاشہ کسی پرچہ میں میرے کسی مضمون کا جواب دیں تو اُس کی ایک کاپی میرے نام ضرور روانہ کریں۔ (طبیب علی بردوکان عبدالرسول محمد علی کوتوالی بازار جبلپور)

میرٹھی باواجی سے ایک سوال

از بسم اللہ خان صاحب بنارس

مباحثہ جبلپور کی بابت باواجی کا فیصلہ بحق آریہ سماج میں نے ٹھنڈے دل سے پڑھا اور سراپا حیرت بن گیا۔ اس لئے کہ میں مباحثہ میں اول سے آخر تک شریک رہا اور شیر پنجاب کے متصل ہی میری نشست تھی۔

احباب نے چونکہ اُن کے فیصلہ پر پورے طور سے ریمارکس کئے ہیں اس لئے میں سوا اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ باواجی نے بالکل غلط اور سراسر جھوٹ لکھا اور انصاف کا نہایت بے دردی سے خون کیا ہے۔ لیکن دل چاہتا ہے کہ حضرت سے ایک سوال کروں۔ دیکھنا ہے کہ جواب کیا ملتا ہے وہ یہ کہ آخری دن جب کہ مولانا شیر پنجاب مباحثہ سے فارغ ہوئے اور جلسہ برخواست ہوا تو ڈاکٹر لکشمیدت مع دہرم بیر کے مولانا ممدوح سے ملاقات کرنے کے لئے اسی پلیٹ فارم پر آئے مولانا نے نہایت فراخدلی سے اُن سے ملاقات کی اور باتیں کیں۔ اور اخلاق محمدی کا پورا ثبوت دیا۔ اسپر باواجی نے اُسی وقت اُسی مقام پر فوراً کہا کہ لعنت ہے ایسے مولویوں پر اور تف ہے انکے دین وایمان پر کہ ایسے دین شخص جو ابھی خدا ورسول کو گالیاں دے رہا تھا آپ اُس سے باتیں کر رہے ہیں۔ میں اسی لئے ان مولویوں سے سخت متنفر ہوں

(۷۰۶)

AsliAhleSunnet.com

اور کنارہ کش رہتا ہوں"۔ اس کے شاہد میرے
عزیز مولوی محمد ابوالقاسم صاحب سلمہٗ اور مولوی حافظ
محمد صدیق صاحب مظفر نوری اور مولوی امیر احمد
صاحب سہسوانی مقیم سیونی ہیں۔ یہ لوگ اُسی جگہ موجود
تھے۔ اور حاکمہ ہی انگشت بدنداں۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ جناب باداجی صاحب!
آپ نے جو آریہ مناظرہ کی فتح کا فیصلہ لکھا ہے اور
مولینا کے حسد سے اُن مخالفین اسلام کو خوش کیا
ہے آپ بھی تو مولوی بلکہ مولانا صاحب بنتے ہیں
کیا اب آپ کے وہ فقرے آپ ہی پر نہیں عود کر آئے
کہ "لعنت ہے ایسے مولویوں پر اور تف ہے اُنکے
دین و ایمان پر کہ جو لوگ خدا اور رسول کو گالیاں
دیتے رہے آپ اُن کی فتح فرما رہے ہیں"۔

اب میں بھی بلا خوف تردید کہتا ہوں کہ "ہم لوگ
ایسے دنیادار دین فروش۔ حاسد۔ باغرض مولویوں
سے سخت متنفر اور کنارہ کش ہیں۔ کیونکہ ع
ابر رحمت ہم مسلمانوں پہ زحمت ہو گیا"

(خاکسار ابوالقاسم خان عفی عنہ مالک انڈین امپائر
پریس بنارس سٹی)

تائیدی شہادت بیشک ابو رحمت نے الفاظ
مذکورہ میرے سامنے کہے تھے۔ اُن کے فیصلہ
بحق آریہ سے ہم تمام مسلمانوں کی سخت دل شکنی ہوئی
ہے اور خاصکر مسلمانان بنارس اُن سے سخت
ناراض ہیں۔ وہ ہر سال اپنی مقررہ رقم وصول
کرنے کو یہاں آیا کرتے ہیں۔ اُن کو اطلاع رہے
کہ اب یہاں اس غرض سے قدم رنجہ نہ فرمائیں گے
ورنہ بجائے نفع کے نقصان اٹھائیں گے۔

(عاجز محمد ابوالقاسم عفی عنہ سکرٹری انجمن
تائید الاسلام بنارس سٹی)

علم الادیان اور موجودہ مسلمان

علامہ شبلی نعمانی مرحوم نے اپنی کتاب المامون
میں خلیفہ ہارون رشید کے متعلق ایک واقعہ لکھا
ہے کہ اُنہوں نے اپنے شہزادوں کی دینی تعلیم اور
علم حدیث کی واقفیت کے لئے حضرت امام مالک
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ حریم خلافت
میں قدم رنجہ فرماکر شہزادوں کو علم حدیث پڑھائیں
امام موصوف نے اس کے جواب میں کیا ہی دلنشین
سبق دیا کہ "علم کے پاس لوگ خود آتے ہیں وہ دوسروں
کے پاس نہیں جاتا"۔ اس نہایت ہی پاکیزہ اور مختصر
جملہ میں کیا ہی پُر تاثیر جذبۂ صداقت تھا۔ اس کے
سنتے ہی خلیفہ ہارون الرشید نے فوراً شہزادوں کو
امام موصوف کے درس عام میں جاکر اس دریائے
ناپیدا کنار سے سیراب ہونے کا حکم دیا۔ اور اس
طرح سے اپنے علمی شوق اور دینی علوم کیطرف
کمال رغبت کا عملی ثبوت دیا۔ اور اسی قسم کے
سینکڑوں واقعات تاریخ کے صفحات میں لکھے ہوئے
موجود ہیں جن سے قرون اولیٰ کے اعلےٰ و ادنےٰ
طبقہ کے تمام مسلمان علم الابدان کے ساتھ
علم الادیان کی تحصیل اور اس کی ترقی و اشاعت
میں یکساں طور پر کوشاں دکھائی دیتے ہیں آج
یہ کتب تواریخ نہایت خوشنما لکھائی اور چھپائی
کے ساتھ ضخیم و جسیم مجلدات میں کئی ایک لائبریریوں
کی زینت و آرائش کا باعث ہیں۔ آج اہل علم
اور بعض متوسط طبقہ کے مسلمان بھی انہیں پڑھتے
ہیں اور بڑے شوق اور رغبت سے اُنہیں مطالعہ
کرتے ہیں۔ لیکن کس غرض اور کس نیت سے؟
بعض تو محض دل لگی اور شغل بیکاری کے طور پر۔
بعض جو ان سے کسی قدر زیادہ سمجھدار کہلاتے
ہیں اپنے آباؤ اجداد کے حالات سے واقف
ہوکر ان پر شیخی بگھارنے کے لئے۔ اور بعض جو
علم اور عقل میں اُن سے بھی کسی قدر بڑھکر
ہیں۔ ان سب باتوں سے قطع نظر کرکے صرف
اسلامی تاریخ سے واقف ہونے اور اس سے
اپنے دیگر بھائیوں کو بھی واقف بنانے اور اس طرح
سے قرون اولیٰ کے اعلےٰ کارناموں کے حالات سُناکر
ایک علمی خدمت سرانجام دینے یا بڑھکر ان سب پر
نوحہ خوانی کرنے کی نیت سے اُنہیں مطالعہ کرتے
ہیں۔ یہ تمام خیالات و نیات اپنے اپنے دائرہ
کے اندر خواہ کتنے ہی اعلےٰ اور مستحسن کیوں نہوں
لیکن ایک نہایت ضروری اور قابل عملدرآمد خیال
جو اس سلسلہ درس و تدریس میں بالکل دکھائی نہیں دیتا
اور اس کا وجود حیرت ناک طور پر مفقود ہے یہ ہے
کہ کوئی بھی ان واقعات سے سبق عبرت حاصل کرکے
ان پر کاربند ہونے اور خود بھی تاریخ عالم میں ایسی
ہی نمایاں جگہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بیشک
آج بھی ہم میں بہت بڑے بڑے ادیب۔ انشاپرداز
مؤرخ۔ سائنسدان۔ فلاسفر اور اعلےٰ درجہ کے شاعر
موجود ہیں۔ آج بفضل خدا دنیوی وجاہت اور
مادی جاہ و جلال کی بھی کمی نہیں۔ ہم میں بہت ہیں
جو تحصیل علم کے شوقین اور مختلف کالجوں اور سکولوں
کے قیام اور اُن کی ترقی کی فکر میں آٹھوں پہر مستغرق
رہتے ہیں۔ ایسے ہمدردان ملت بھی ہم میں بفضلہ
تعالیٰ موجود ہیں جو دنیوی ترقی کی دوڑ میں حتی الوسع
اپنے ہمسایگان کے ہمقدم رہنے میں ساعی ہیں اور
دوسروں کو بھی اسی بات کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔
لیکن افسوس کہ جس بات کی ہم میں کمی اور جس امر کی
طرف سے نمایاں طور پر لاپرواہی بلکہ ایک حد تک
تنفر پایا جاتا ہے وہ علم الادیان کے حاصل کرنے
والوں اور اس کے اشاعت کنندگان کا فقدان ہے
ہمیں یہ دیکھکر کہ مسلمانوں کا آج کل دنیوی علوم و
فنون کی طرف نسبتاً بہت زیادہ رجحان پایا جاتا ہے
جہاں ایک طرف خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے
وہیں دوسری طرف یہ دیکھکر ہمیں سخت رنج اور افسوس
بھی ہوتا ہے کہ اسی تناسب سے دینی علوم کی جانب
سے مسلمان بالکل غافل اور لاپرواہ ہوتے چلے
جارہے ہیں۔ آہ! ایک تو وہ وقت تھا کہ ان ہی
علوم دینیہ کے حاصل کرنے کے لئے علم کو نہیں بلکہ
بڑے بڑے زبردست بادشاہوں کو حریم خلافت
کو چھوڑ کر مجمع عام میں زانوئے ادب طے کرنا پڑتا
تھا۔ لیکن آج یہ دن بھی ہیں کہ وہی علوم مقدسہ
بڑے بڑے عالی جناب لوگوں کی آرامگاہوں میں
خود چل کر جاتے ہیں اور بڑی لجاجت کیساتھ یوں
عرض پرداز ہوتے ہیں کہ صاحب من آئیے اور مجھے

AsliAhleSunnet.com

حاصل کیجئے! لیکن وہاں سے ناک بھوں چڑھا کر بڑی بے ادبی کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اور تجھے حاصل کریں! تو غریبوں اور ملانوں کے لئے ہے۔ جا اللہ کسی فقیر کا جھونپڑا تلاش کر۔ (الاماشاء اللہ)

دوستو! یہ نہایت رنج کا مقام ہے کہ آج ہمارے دلوں میں علوم دینیہ کی وہ قدر نہیں رہی جو ہمارے اسلاف کے دلوں میں تھی۔ آج ہمارے دل و دماغ اگر صرف ہوتے ہیں کلبوں میں شکسپیر کے ڈراموں کو پڑھنے اور پھر تھیٹروں میں جا کر ان کا عملی نظارہ دیکھنے میں۔ ہاں اس کے ساتھ ہی بناؤ سنگار اور آرائش و زیبائش کے مذبح پر بھی ہمارے روپیہ اور وقت کا ایک بہت بڑا حصہ بڑی فراخدلی کے ساتھ قربان ہوتا ہے۔ اور پھر ان اہم مصروفیتوں سے اگر تھوڑی سی فرصت ملتی ہے تو کسی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر "قوم" "قوم" کے نعروں سے فضائے آسمان تک کو گونجا دینا بھی ایک بہت بڑا کام ہے لیکن اگر نہیں فرصت تو مسجد میں جانے یا اہل مسجد کے علوم سے واقفیت حاصل کرنے یا کرانے کی۔

اے کاش! ہمارے نو تعلیم یافتہ حضرات اس حقیقت اصلی پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اپنے موجودہ طرز عمل کو بدل کر اپنے وقت کا ایک حصہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے بھی نکالیں۔ ہمارے پرانے مُلّا لوگ آج دین کی اشاعت میں کسی ذوق و شوق سے کام نہیں لیتے۔ ان کو بدقسمتی سے فتاویٰ کفر کی خطرناک مرض بہت سختی کے ساتھ لگ چکی ہے جس سے ان کا رہائی پانا اب مشکل ہے اور یہی وجہ ہے کہ علوم دینیہ کی طرف سے ایک حد تک تنفر پھیل چکا ہے۔ دینی مسائل اور معاملات میں وسعت علم کے ساتھ وسعت قلب کا ہونا بھی از بس ضروری ہے ورنہ آپس کے اختلافات اور حل معضلات دین میں ایک دوسرے کے خلاف استدلال بہت خطرناک صورت برپا کر دیتے ہیں جیسا کہ واقعات و نظائر عالم اس بات پر شاہد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین نے باوجود ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے کے کفر و فسق کے فتوے نہیں دئے۔ یہاں تک کہ وہ جب ایک متعصب سے متعصب مسیحی کو بھی مخاطب کرتے ہیں تو نہایت نرم الفاظ میں اسے یوں تبلیغ کرتے ہیں کہ "اگر آپ مذہب اسلام کو قبول کریں تو خوب ہو۔ مجھکو افسوس ہے کہ ایسے سچے مذہب کی طرف جیسا اسلام ہے آپ اب تک مائل نہیں ہوئے" اور پھر اس کے جواب میں سخت متعصبانہ الفاظ سنکر ذرا بھی چیں بجبیں نہیں ہوتے اور یہی وسعت قلب کہلاتے ہیں جو شاید آج کل کے زمانہ میں کفر و فسق کے مترادف سمجھی جائے۔ یہ وسعت قلب آج جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ انگریزی طبقہ میں بہت زیادہ ہے۔ وہ ایک دوسرے کے مختلف خیالات کو سنکر ان پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ علوم مروجہ کے ساتھ جسے علم الابدان کہنا چاہئے دینی علوم کی طرف سے بھی توجہ کریں۔ اور ان کی تحصیل و اشاعت سے اپنے قومی۔ تمدنی اور سب سے بڑھکر سیاسی اقتدار کو قائم کریں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے اور اس پر کئی ایک شواہد بھی پیش کئے جا سکتے ہیں کہ اسلامی علوم کی اشاعت اور ان پر عملدرآمد سے مسلمانوں کا اقتدار ہر شعبہ زندگی میں قائم ہو سکتا ہے دگر ہیچ ✦

(پیغام صلح)

عمل الیوم واللیلۃ

کا ترجمہ

باب سوم

کپڑے پہنے تو کیا کہے

(۱۴) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی کپڑا پہنتے تو اس کپڑے کا نام لیتے (مثلاً کرتہ۔ چادر۔ عمامہ وغیرہ) اور فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا ھُوَلَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا ھُوَلَہٗ (اور دوسری سند سے) حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی کسی کپڑے کو ایک دینار یا نصف دینار میں خرید کر پہنتا ہے اور وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک پہنچنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالےٰ بوجہ اس کی حمد و ثنا بجالانے کے بخشدیتا ہے

باب چہارم

کپڑا پہننے کی کیفیت

(۱۵) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم وضو کیا کرو یا کپڑے پہنا کرو تو سیدھی طرف سے شروع کیا کرو۔

باب پنجم

پاخانہ میں جائے تو کیا کہے

(۱۶) حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو جاتے تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ فرماتے۔

(۱۷) حضرت انسؓ بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ جاتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

(۱۸) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ جاتے تو یا ذَالْجَلَال فرماتے۔

باب ششم

پاخانہ جاتے وقت بسم اللہ کہنا

(۱۹) حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (یعنی پاخانے) جنات کے حاضر ہونے کے مقام ہیں۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی پاخانہ جانے لگے تو داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہہ لیا کرے

باب ہفتم

پاخانہ پھرنے کے لئے قدمچہ پر بیٹھنے سے پہلے (جنگل میں) بسم اللہ کہنا

(۲۰) حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی نے قدمچہ پر بیٹھنے سے پہلے بسم اللہ کہا تو اس نے ستر عورت کو جنات کی آنکھوں سے .... چھپا لیا ✦

باب ہشتم

پاخانہ سے نکلے تو کیا کہے

(۲۱) حضرت ابوذر راوی

ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ وَالْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

(۲۲) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی پاخانہ سے نکلتے۔ تو غُفْرَانَكَ فرماتے۔

(۲۳) حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلتے۔ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْسَنَ اِلَیَّ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔ فرماتے۔

(۲۴) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاخانہ جاتے تو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فرماتے اور جب باہر آتے پاخانہ سے۔ تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰی فِیَّ قُوَّتَهٗ وَاَذْهَبَ عَنِّیْ اَذَاهُ

باب نہم

وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا

(۲۵) حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے اُس کا وضو (پورا) نہیں ہوتا۔

باب دہم

وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کس طرح کہنا چاہیئے

(۲۶) حضرت انسؓ بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کا پانی منگوایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ پھر آپ نے برتن میں اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا وضو کرو بسم اللہ (یعنی اللہ کے نام سے) پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں میں سے پانی نکل رہا ہے یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ (راوی نے) کہا میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کتنے لوگوں کو تم نے دیکھا (یعنی کل کتنے آدمی تھے جنہوں نے وضو کیا) کہا کہ قریب ستر (۷۰) آدمی کے تھے۔

باب یازدہم

وضو کے درمیان میں کیا دعا پڑھے

(۲۷) حضرت ابوموسیٰؓ سے کہتے ہیں۔ میں ایسے وقت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب آپ وضو کر رہے تھے اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سُنا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) میں نے آپ کو ایسی ایسی دعا پڑھتے سُنی۔ آپ نے فرمایا کیا کچھ چھوٹ گیا ہے؟

باب دوازدہم

وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا کہے۔

(۲۸) حضرت عثمان بن عفان نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ کہیگا۔ اور کھڑا بھی نہ ہونے پائیگا کہ اُس کے گناہ بخشدئے جائینگے۔ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائیگا کہ گویا اُس کی ماں نے اُس کو آج ہی جنا ہے۔

(۲۹) حضرت ابوسعیدؓ خدری نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پورا وضو کرے اور وضو کر کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ کہے تو اُس دعا پر مہر کر دی جائیگی پھر عرش کے نیچے رکھی جائیگی اور قیامت تک نہ ٹوٹیگی۔

(۳۰) حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عمر بن الخطاب نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تو اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو۔

(۳۱) حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدیگا جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۳۲) حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ وضو کرتا ہے۔ اور اچھا وضو کرتا ہے پھر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تین مرتبہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھولدیتا ہے جس میں سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے

(باقی دارد)

(الراقم العاجز عبد الحمید اٹاوی مقیم حیدرآباد دکن)

سجدہ کرتے وقت کس طرح بیٹھنا چاہیئے

عرصہ سے خیال تھا کہ اس باب میں جو امر محقق ہے بذریعہ تحریر اس کی اشاعت کر دی جائے۔ کیونکہ یہ ہر وقت کی نماز کا معاملہ ہے اور رات دن اس میں اختلاف ہوتا رہتا ہے لیکن بحکم کل امر مرهون باوقاته یہ بات رہجاتی تھی آج کچھ فرصت ملی خیال ہوا کہ مسئلہ مذکورہ پر دو چار سطریں لکھکر حضرات اہل اسلام کی خدمات میں پیش کردوں علمائے کرام سے عرض ہے کہ اپنی آرائے عالیہ سے مطلع فرمائیں گے وائل بن حجر کہتے ہیں رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ۔ رواہ ابوداؤد فی سننہ (ترجمہ) دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جبکہ سجدہ کرتے رکھتے اپنے دونوں گھٹنوں کو قبل اپنے دونوں ہاتھوں کے اور جب اُٹھتے (سجدہ سے) اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو قبل اپنے دونوں گھٹنوں کے۔ اس کے تحت میں صاحب عون المعبود تحریر فرماتے ہیں والحدیث یدل علی مشروعیة وضع الرکبتین

(۹۱۰)

AsliAhleSunnet.com

قبل الیدین و رفعهما عند النهوض قبل رفع الرکبتین والی ذالك ذهب الجمهور وحکاه القاضی ابو الطیب عن عامة الفقهاء وحکاه ابن المنذر عن عمر بن الخطاب والنخعی ومسلم من یسار وسفیان الثوری واحمد واسحاق واصحاب الرای قال وبه اقول انتهی (ترجمہ)

اور یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ دونوں رکبہ کا رکھنا دونوں ہاتھوں کے پہلے مشروع ہے اور اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا قبل اٹھانے دونوں گھٹنوں کے۔ اور اسی طرف گئے ہیں جمہور اور حکایت کیا ہے اس کو قاضی ابو الطیب نے عامہ فقہاء سے اور بیان کیا ہے اس کو ابن منذر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور نخعی اور مسلم بن یسار اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور اصحاب رائے سے اور کہا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔

اور محدث قنوجی رحمۃ اللہ علیہ نے مسک الختام میں لکھا ہے:-

شیخ در ترجمہ گفتہ۔ گفتہ اند نہادن اعضائے سجدہ بر نسبت قرب ہست بر زمین ہر چہ بزمین نزدیکتر نہادن او پیشتر و برداشتن برعکس آں الی ان قال ونیز شیخ گفتہ گفتہ اند کہ ایں حدیث اصح واثبت ہست از حدیث ابو ہریرہ وجماعت از حفاظ تصحیح نمودہ و ترجیح کردہ اند وچوں دو حدیث مختلف آمد سبیل آنست کہ عمل باقوی واصح کنند۔

رہی وہ حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرك کما یبرك البعیر ولیضع یدیه قبل رکبتیه اخرجه ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی اس میں بچند وجوہ کلام ہے۔ اولاً یہ حدیث وائل کی حدیث سے ضعیف ہے ثانیاً اس میں اضطراب واقع ہے کیونکہ دونوں امران سے مروی ہیں ثالثاً یہ زیادتی (ولیضع یدیه قبل رکبتیه) نسائی کی روایت میں نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ مدرج ہو علاوہ ازیں کوئی اس کا متابع بھی نہیں ہے۔ قال الدارقطنی لا یتابع علیه۔ رابعاً ممکن ہے کہ راوی سے اس روایت میں قلب صادر ہوگیا ہے کما قاله ابن القیم وهذا لیس ببعید لما وقع فی احادیث کثیرة۔ ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم فلا یبرك کما یبرك البعیر لان المراد من بروك البعیر تقدم الیدین علی الرجلین ولا اعتبار للرکبة وسیاتی تمام البحث انشاء الله تعالی فی تحریر آخر فانتظره۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبِ

حررہٗ محمد عمر رحیم آبادی (تلمیذ فاضل بہاری مولانا ابو طاہر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ)

مُسافر خاموش کیوں ہے؟

مباحثہ جبل پور کے متعلق مسافر نیز اُس کے دیگر معاصر آریہ اخبارات فتح اور جیت کی پکار سے شور وغوغا تو بہت مچا رہے ہیں لیکن جب مسافر سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم اپنے بیان اور دعوے میں سچے ہو تو آئندہ کے لئے اعلان کرو کہ اس قسم کا طویل مباحثہ تحریری کیا کریں گے تقریری ہرگز نہ کریں گے۔ جب تقریر میں تمہاری فتح ہوئی ہے تو کیا تحریر میں نہ ہوگی۔ تو تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ اس معقول اور نہایت ٹھیک بات کے جواب میں مسافر ہُوں ہاں کچھ بھی نہیں کرتا۔ گویا اُس کو سانپ سونگھ گیا۔ اور نہ دیگر آریہ اخبارات ہی مسافر کو قائل کرتے اور سمجھاتے ہیں کہ فی الواقع جب تقریر میں آریہ سماج کی فتح ہوئی ہے تو کیا تحریر میں نہ ہوگی۔ ہاں سوقت تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ آریہ سماج کے ممبروں کو مسافر کی فتح اور ڈھول کے پول کا علم پورے طور پر ہوگیا ہے۔ بھروسے خود بعض آریہ حضرات نے بیان کیا کہ اصل حال تو جب ہی معلوم ہوسکتا تھا جب مباحثہ تحریری ہوتا۔ تقریری مباحثہ بالکل فضول اور تضیع اوقات ہے ایسے آریوں سے مجھکو امید ہے کہ وہ مسافر پر ضرور زور ڈالیں گے کہ وہ اعلان کرے کہ ہم آئندہ کو اس قسم کا مباحثہ ضرور تحریری کیا کریں گے تقریری ہرگز نہ کریں گے کیونکہ تقریری کی صورت میں سماج کی فتح مبدل بشکست یا مشکوک ہو جاتی ہے۔ مسافر کا دوست صلاح (شیعہ) بھی زبانی مباحثہ کے خلاف ہے جبکہ اُس نے لکھا ہے کہ جو لوگ زبانی مناظرہ کی خواہش کرتے ہیں اُن کی بھی اصلی نیت یہی ہوتی ہے کہ اپنے اخبار و رسالہ چلانیکا ایک عنوان نکل آئے (اصلاح بابت رمضان ص۸) پس ہم حضرت اصلاح سے بھی امید کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے دوست مسافر کو سمجھائیں اور بتلائیں کہ جو تم زبانی تقریری مباحثہ کرکے جیت جیت پکار رہے ہو یہ کچھ نہیں۔ آئندہ کیلئے اعلان کردو کہ ہم تحریری مباحثہ ہی ہمیشہ کیا کریں گے جیسا کہ مولینا ثناء اللہ صاحب نے اعلان کردیا ہے اسوقت پبلک خود فیصلہ کرلیگی کہ حق کس کی طرف ہے۔ مولوی ابو رحمت صاحب سے بھی یہی درخواست ہے کہ وہ اپنے مکرم دوست مسافر کو تحریری بحث پر آمادہ کریں ورنہ خالی خوشی کی باتیں فضول ہیں۔ مسٹر مسافر۔ سچ بتلاؤ تم نے جو فتح جبلپور میں حاصل کی وہ دلائل اور براہین کے زور سے یا سب وشتم گالی گلوچ سے۔ اگر دلائل و براہین کے زور سے حاصل کی ہے تو کیا وہ دلائل اور براہین تحریر میں نہیں آسکتے۔ اگر آسکتے ہیں تو پھر ڈر کس بات کا ہے تحریری بحث کیواسطے کھڑے ہو جائیے۔ آمادگی ظاہر کیجئے۔ ورنہ کہا جا رہا ہے اور کہا جائیگا کہ تمہاری یہ فتح اور جیت درحقیقت دلائل اور مسائل میں نہیں صرف گالی گلوچ میں ہوئی۔ ورنہ فی الواقع جبلپور میں آریوں کو نہایت سخت شکست ہوئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو مسافر تحریری بحث سے کیوں گریز کرتا۔ کیوں مسٹر مسافر سچ ہے یا جھوٹ

خامشی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(مسافر کا رہنما:- احمد اللہ از ہر دوئی)

(۱۱۱۶)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۳۰۸ و ۳۰۹ - بعد نماز فرض یعنی سلام پھیر کر دو چار مقتدی جہراً وظیفہ یا استغفر اللہ استغفر اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور پڑھنے سے بیشک گول حال ہوتا ہے۔ **س نمبر ۳۰۹** مسجد میں ایک شخص قرآن پڑھتا ہے ایک مصلی نے آکر نماز شروع کی اُس وقت قرآن پڑھنے والے کو قرآن بند کرنا چاہیئے یا نہیں۔ ٭

ج نمبر ۳۰۸ و ۳۰۹ - مسجد اصل میں نماز کے لئے ہے جو ذکر اذکار یا قرآت قرآن نمازیوں کی نماز میں خلل انداز ہو وہ جائز نہیں۔ نماز پڑھتے ہوئے ذکر اذکار اور قرأت قرآن ہمیشہ آہستہ ہونی چاہیئے تاکہ کسی کی نماز میں خلل انداز نہ ہو۔

س نمبر ۳۱۰ - باپ کی کون سی نافرمانی کرنے بیٹا عاق ہوتا ہے۔ دین کے بارہ میں یا دنیا کے بارہ میں۔ اس کے متعلق مفصل طور پر جواب سے سرفراز فرمادیں۔ (" ")

(۹۱۲)

ج نمبر ۳۱۰ - دین میں اگر کوئی کام ناجائز باپ کہے تو بیٹے کو اُس کی اطاعت جائز نہیں قرآن مجید میں ایسے کاموں کی بابت آیا ہے فَلَا تُطِعْهُمَا اُن کا کہا نہ مانو۔ دنیا کے کاموں میں یا اُن کاموں میں جو دین میں جائز ہوں بے فرمانی کرنے والا عاق یعنی بے فرمان ہوگا۔

س نمبر ۳۱۱ - اکثر مولوی صاحبان فرمایا کرتے ہیں کہ باپ کی رضا سے بیٹا جنت میں جائے گا۔ اور باپ کی ناراضگی سے دوزخ میں جائیگا۔ لیکن بیٹا دیندار نہیں اور طرح طرح کے بدکام کرتا ہے لیکن باپ اُس پر خوش ہے۔ کیا یہ بیٹا جنت میں جائیگا۔ اگر جنت میں جائیگا تو پھر نماز روزہ اسلامی کام کے کیا فائدے ہیں۔ باپ کا راضی رکھنا کافی ہے بدلائل جواب ارسال فرمائیں۔ (" ")

ج نمبر ۳۱۱ - جب تک یہ سب معلوم نہ ہو کہ باپ کس وجہ سے ناراض ہے اس کا جواب مشکل ہے۔ ہاں قاعدہ وہی ہے جو سابقہ نمبر میں مذکور ہے۔ ماں باپ کی رضا سے بیشک جنت ملتی ہے اور ناراضی سے دوزخ۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ بیٹے پر بعد اُن فرائض کے جو اُس کے ذمہ ہیں ماں باپ کی رضا کا حاصل کرنا بھی اُس پر فرض ہے۔ اگر یہ حاصل نہیں تو اُس کے دیگر فرائض اُس کو کافی نہیں۔ ماں باپ کی خفگی لڑکے کے اعمال صالحہ کے ہوتے ہوئے بھی جنت میں داخل ہونے سے مانع ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ ماں باپ کی صرف رضا سے جنت میں چلا جائیگا بلکہ یہ مطلب ہے کہ بچے پر مثل اور فرائض کے ماں باپ کی رضا حاصل کرنا بھی ایک فرض ہے۔ ان میں سے جس فرض میں کمی ہوگی اُس کی جواب دہی اُس کے ذمہ ہوگی۔

س نمبر ۳۱۲ - بے زکوٰتی کو قیامت کے دن خاصکر تین جگہ یعنی پیشانی پہلو اور پیٹھ میں اپنے مال سے گرم کرکے داغی کیوں کئے جائینگے۔ (")

ج نمبر ۳۱۲ - اس کا ذکر تو قرآن مجید کے صاف لفظوں میں آیا ہے فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ (اُن کے ماتھے اور پہلو اُن کے مالوں کے ساتھ داغی کئے جائیں گے) کیوں! هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ (کہا جائیگا) (یہ مال وہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا) یعنی اُس کی سزا ہے۔

س نمبر ۳۱۳ - حبیب اللہ اور خلیل اللہ یہ دونوں معانی مطالب کے رو سے کیا فرق رکھتے ہیں؟ (" ")

ج نمبر ۳۱۳ - خلیل خلت سے مشتق ہے اور حبیب حُب سے۔ خلت حب سے اعلےٰ ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں ہے لوکنت متخذ اخلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا یعنی آں حضرت فرماتے ہیں اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو حضرت ابو بکر کو بناتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آں حضرت کا خلیل سوائے اللہ کے کوئی نہ تھا حالانکہ حبیب تھے چنانچہ اسامہ بن زید کا لقب یہی تھا حب رسول اللہ۔ یعنی آں حضرت کا حبیب۔

س نمبر ۳۱۴ - کسی کو اس شرط سے لڑکی دینا کہ ہماری لڑکی سے شادی کرکے ہمارے مکان میں تا زندگی رہنا ہوگا نکاح جائز ہے یا نہیں۔ اور اس شرط میں دولہا پانے کی امید میں لڑکی کو جوان کرکے رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ (" ")

ج نمبر ۳۱۴ - خانہ دامادی رکھنا جائز ہے حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ علیہم السلام کو رکھا تھا کسی ایسی عمر تک جس میں عموماً لڑکیاں بیاہی جاتی ہیں کسی ایسے داماد کا انتظار کرنا جو گھر میں رہے منع نہیں۔ ہاں زیادہ دیر تک نہیں چاہیئے جس میں خرابی پیدا ہو۔

س نمبر ۳۱۵ - خاوند اپنی بیوی کو جبراً مار پیٹ کر طلاق دے اور اُس کے ساتھ ظلم سے پیش آئے یعنی باہر کر دے تو یہ طلاق جائز ہے یا نہیں۔ طلاق دینے میں بیوی ہرگز راضی نہیں۔ جو ایسی طلاق دیتا ہے وہ مسلمان ہے؟ اگر ہے تو کس درجہ کا؟ (" ")

ج نمبر ۳۱۵ - طلاق دینے کا حق خاوند کو ہے عورت راضی ہو یا ناراض۔ اگر کوئی وجہ ایسی ہے جس سے خاوند کو رنج ہوتا ہے تو طلاق دے سکتا ہے البتہ ظلم و ستم کرنا جائز نہیں۔

س نمبر ۳۱۶ - نکاح ثانی کے ارادہ سے پہلی بیوی کو طلاق دینا اور ظلم کے ساتھ مجبور کرکے گھر سے باہر کر دینا حلال ہے یا حرام؟ (" ")

ج نمبر ۳۱۶ - اگر عورت کا قصور نہیں تو ناحق اُس کو ستانا کسی طرح جائز نہیں اور اگر وہ بدزبانی یا فساد کرتی ہے تو اُس کو سزا دینا جائز ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ

(۲ روپیہ داخل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

تصحیح آنہ فنڈ

آنہ فنڈ میں چک عـ۱۴۷ کی رقم دو دفعہ لکھنے سے غلطی ہوئی کل رقم اٹھانوے روپے ساڑھے دس آنے (۹۸؍۱۰) ہے۔

یاد رفتگان - وفات حسرت آیات

ناظرین مولوی ابوداؤد حکیم عبداللہ صاحب کو جانتے ہوں گے جن کے مضامین بہت دفعہ اہلحدیث میں نکلتے تھے۔ آہ! آپ ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم کی بہت سی اولاد ہے خدا ان کو باپ کا قائم مقام کرے۔ آمین۔

جناب مولانا عبدالحکیم صاحب دقیوری (پٹنہ) کی اہلیہ کا انتقال ہوا۔ انا للّٰہ۔

جناب حاجی سردار خان صاحب سوداگر منڈلہ کی دادی کی عمر ایک سو تیس سال میں فوت ہوئیں۔ انا للّٰہ۔

ناظرین سے درخواست ہے مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم۔

دعا صحت

ہمارے مکرم جناب مولوی محمد یعقوب صاحب امام مسجد صادق پور پٹنہ بہت دنوں سے علیل ہیں ناظرین دعا صحت فرما دیں اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ بخشے۔

اطلاع

۱۰ ستمبر ۱۵ء کے اخبار میں جن کتابوں کے مفت تقسیم کرنے کا اعلان کیا گیا تھا وہ سب تقسیم ہو چکی ہیں بلکہ بعض صاحب کو بوجہ تقسیم ہو جانے دیگر کتب کے صرف ایک ہی کتاب مجبوراً ارسال کی گئی ہے لہذا ناظرین مطلع رہیں کہ اب محض روانہ کرنے کی تکلیف نہ فرمائیں فقط (عبدالحمید اٹاوی مقیم حیدرآباد دکن)

طبی سوال عـ۱۴۸

ایک بے یتیم طالب العلم سولہ سترہ سالہ مرض جذام میں مبتلا ہے عرصہ چار پانچ سال سے یہ عارضہ لاحق ہے اب سال بھر میں دو مرتبہ یہ حالت ہوتی ہے کہ پیشتر ناک سے خون جاری ہو کر کچھ بخار بھی رہتا ہے اور ناک سے سخت بدبو نکلتی ہے اور اندر مغز میں اور اور کان کی طرف سخت شدت سے تکلیف ہوتی ہے جو کسی دوا سے کیڑے گرنے کے بعد بہرہ آرام ہو جاتا ہے۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں خمیدہ ہو گئی ہیں جس سے لکھ نہیں سکتا آنکھوں سے پانی بہتا ہے اس وجہ سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔ چہرہ اور بدن ابھی زیادہ بگڑا نہیں۔ خاندان میں بفضلہ تعالیٰ یہ مرض کسی کو نہ تھا۔ ہے کوئی مرد خدا! جو اس غریب بیکس کی قابل رحم حالت پر رحم فرما کر مجرب نسخہ حتی المقدور سہل الحصول درج اخبار فرما کر اجر دارین کے مستحق ہوں۔ (خاکسار روشن علی)

نوٹ

طبی سوال کے ساتھ ۲؍ غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں۔

تلاش کتب

مجھکو مندرجہ ذیل کتب کی بہت جلد ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس موجود ہوں تو براہ کرم قیمتاً یا کچھ عرصہ کے لئے مستعار عنایت فرما دیں ممنون ہونگا۔

(۱) اقتباس الانوار من کلام الخفا یعنی فہرست مطالب قرآن مجید مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب نومسلم مطبوعہ لاہور

(۲) تبویب القرآن مصنفہ جناب مولوی وحید الزمان خان صاحب حیدرآبادی مطبوعہ لاہور

(۳) انڈکس قرآن مجید مصنفہ ڈاکٹر احمد شاہ عیسائی۔

خط و کتابت مجھ سے کیجئے:-

(مینیجر رسالہ اسوۂ حسنہ سعید منزل شہر میرٹھ)

درخواست اخبار

کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام اخبار جاری کرا دیں

(محمد از ڈیرہ غازیخان)

نبی کی نماز

اس رسالہ میں فاضل مصنف مولانا عبدالحکیم صاحب نصیرآبادی نے مسنون طریق پر نماز پڑھنا سکھایا ہے رسالہ بہت اچھا اور مفید ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۳؍ ۱۰ ایک روپیہ کے ۱۰ نسخے۔ پتہ۔ مولوی محمد عثمان صاحب مدرسہ حقانی نصیرآباد ضلع اجمیر۔

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ اکتوبر میں ختم ہے ۸ اکتوبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو خدانخواستہ آئندہ خریداری منظور نہ ہو یا چند روز مہلت چاہتے ہوں تو براہ مہربانی واپسی ڈاک خانہ اطلاع دیکر مشکور فرمائیں تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ (مینیجر)

۴۰ + ۱۳۰ + ۴۰۵ + ۶۴۳ + ۸۵۱ +
۹۱۵ + ۹۹۷ + ۱۲۵۹ + ۱۲۷۹ + ۱۵۳۵ +
۱۷۷۴ + ۱۸۷۵ + ۲۰۸۳ + ۲۰۸۴ +
۲۱۱۳ + ۲۲۰۱ + ۲۲۰۷ + ۲۲۹۵ + ۲۵۰۰ +
۲۵۰۱ + ۲۵۰۲ + ۲۵۱۱ + ۲۵۲۱ + ۲۶۴۷ +
۲۶۸۵ + ۲۷۶۲ + ۲۷۷۴ + ۲۹۳۷ +
۲۹۴۳ + ۲۹۴۸ + ۲۹۵۰ + ۲۹۶۱ + ۲۹۶۲ +
۲۹۶۵ + ۲۹۷۳ + ۲۹۷۶ + ۲۹۸۲ + ۲۹۸۷ +
۲۹۸۸ + ۲۹۸۹ + ۳۰۰۱ + ۳۰۰۴ + ۳۰۰۶ +
۳۰۰۷ + ۳۰۱۲ + ۳۰۱۴ + ۳۱۹۹ + ۳۲۰۹ +
۳۲۱۶ + ۳۳۲۷ + ۳۳۲۹ + ۳۳۳۷ +
۳۳۴۰ + ۳۳۴۳ + ۳۳۴۴ + ۳۳۴۵ +
۳۳۴۷ + ۳۳۵۱ + ۳۳۵۲ + ۳۳۵۵ + ۳۳۵۶ +
۳۳۵۹ + ۳۳۶۰ + ۳۳۶۱ + ۳۳۶۲ + ۳۳۶۴ +
۳۳۶۹ + ۳۳۷۰ + ۳۳۷۶ + ۳۳۷۸ + ۳۳۹۹ +
۳۴۳۴ + ۳۴۳۵ + ۳۴۳۸ + ۳۴۴۹ + ۳۴۶۶ +
۳۴۷۶ + ۳۷۵۷ + ۳۷۵۸ + ۳۷۵۹ + ۳۷۶۰ +
۳۷۶۱ + ۳۷۶۲ + ۳۷۶۳ + ۳۷۶۴ + ۳۷۶۵ +
۳۷۶۶ + ۳۷۶۷ + ۳۷۶۸ + ۳۷۶۹ + ۳۷۷۰ +
۳۷۷۲ + ۳۷۷۳ + ۳۷۷۴ + ۳۷۷۵ + ۳۷۷۶ +
۳۷۷۸ + ۳۷۷۹ + ۳۷۸۱ + ۳۷۸۳ + ۳۷۸۴ +
۳۷۸۵ + ۳۷۸۷ + ۳۷۸۸ + ۳۷۹۲ + ۳۷۹۳ +
۳۷۹۷ + ۳۸۰۴ + ۳۸۲۹ + ۳۹۲۲ + ۳۹۲۳ +
۳۹۲۴ + ۳۹۲۶ + ۳۹۳۱ + ۳۹۳۳ + ۳۹۳۷ +
۳۹۴۰ + ۳۹۳۲ + ۳۹۴۴ + ۳۹۴۶ +

(۶۱۲)

اسلام اور علمائے فرنگ — اسلام کی [illegible] میں علمائے یورپ کی رائیں قیمت ۳؍ (مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ برابر ہو رہی ہے لیکن ۱۳ ستمبر سے ۱۹ ستمبر تک جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

اس ہفتہ صرف ایک دو تجارتی جہاز ہی جرمن آبدوز کشتیوں نے غرق کئے۔

دردانیال میں ترکوں نے ایک انگریزی آبدوز کشتی کو غرق کر دیا ہے۔

ایک فرانسیسی آبدوز کشتی نے بحر ایڈریاٹک میں ایک آسٹروی تارپیڈو کشتی غرق کر دی۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مشرقی ساحل پر بم گرائے مگر کچھ نقصان نہیں ہوا۔

آسٹروی جنگی جہازوں نے مولفاکن کے بندرگاہ پر گولہ باری کر کے چند اطالوی جہازوں کو نقصان پہنچایا۔

اتحادیوں کے ہوائی جہازوں نے گھنٹ کے جرمن کارخانہ روئی پر بم پھینک کر اُسے تباہ کر دیا۔

ایک جرمن ہوائی جہاز برسلز کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔

فرانسیسیوں نے جرمنی کا ایک ہوائی جہاز گرا کر گرفتار کر لیا۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے بحیرہ بالٹک کے روسی ساحل پر گولے پھینکے۔

روسی ہوائی جہازوں نے ونڈاو کی بندرگاہ میں جرمن جہازوں پر گولے پھینکے۔

روسیوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا۔

دردانیال میں اس ہفتہ صرف طرفین کے توپ خانے گولہ باری کرتے رہے۔

جرمن ہوائی جہاز سردیا اور بلگیریا پر سے ہو کر قسطنطنیہ کی طرف آیا کرتے ہیں۔

مشرقی میدان جنگ کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱) **جنوبی** میدان جنگ جو صوبہ گلیشیا میں واقع ہے۔ اس جگہ روسی فوجیں آسٹروی جرمن فوجوں کو شکست دیکر پیچھے دھکیل رہی ہیں۔

(۲) وسطی میدان جو پولینڈ میں واقع ہے ہیں جرمن آسٹروی فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں۔

(۳) شمالی میدان جنگ جو علاقہ کورلینڈ میں واقعہ ہے۔ جرمنوں کا دعوےٰ ہے کہ جنرل ہینڈنبرگ کی فوجوں نے وہاں بھی چند مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

روسی اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے گلیشیا میں ۳۰۔ اگست کے بعد ۴۰ ہزار جرمن اور آسٹروی سپاہی گرفتار کئے ہیں۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر کہر کی وجہ سے کسی زبردست معرکہ کی خبر نہیں آئی۔

روما کی اطلاعوں سے پایا جاتا ہے کہ آسٹریویوں کو بہت سی کمک پہنچ گئی ہے اور اُس نے کئی مقامات پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اُن کے تمام حملے رد کر دیئے گئے۔

مغربی میدان جنگ یعنی فلینڈرز اور فرانس میں بھی کسی اہم تبدیلی کی خبر نہیں آئی۔

متخاصمین کے توپ خانے سخت گولہ باری کر رہے ہیں۔

صوفیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ رومانیہ اور آسٹریا و جرمنی کے تعلقات سخت نازک ہوتے جاتے ہیں۔

وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جرمنی رومانیہ سے کچھ فوج گزارنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

جرمن علاقہ گیلس میں تانبے کی کانیں تلاش کر رہے ہیں۔

جنگ کے سال اول مختتمہ اگست میں انگریزی فوجوں کا حسب ذیل نقصان ہوا ہے۔

مقتول:- افسر ۴ ہزار ۹ سو ۶۵-

مجروح:- افسر ۹ ہزار ۹ سو ۷۳-

مفقود الخبر:- افسر ۱۵ سو-

مقتول:- سپاہی ۷۰ ہزار ۹ سو ۹۲-

مجروح:- سپاہی ۲ لاکھ ۴۱ ہزار-

مفقود الخبر:- سپاہی ۵۳ ہزار ۴ سو ۶۶-

قیصر جرمنی کا اس جنگ میں ذاتی طور پر ۶۰ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ کیونکہ جن تجارتی کارخانوں میں وہ حصہ دار تھا وہ جنگ کی وجہ سے بند ہیں:

امریکہ اور جرمنی و آسٹریا کے تعلقات سخت نازک ہو رہے ہیں۔

آسٹریا کا سفیر متعینہ ممالک متحدہ امریکہ ایک سازش میں ملوث پایا گیا۔

وہ ممالک متحدہ کے جرمن آسٹریویوں کو جو سامان حرب کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں رشوت دیکر اُن سے سٹرائک کرا دینی چاہتا تھا۔

اُس نے ایک اعلان بھی شائع کرایا تھا کہ جو جرمن آسٹروی مزدور سامان حرب کے کارخانوں میں کام کرتے ہیں وہ اپنے وطن کے دشمن ہیں کیونکہ یہ سامان جنگ انگلستان۔ روس اور فرانس کو جانے والا ہے۔

اسپر گورنمنٹ ممالک متحدہ امریکہ نے اُس کو معزول کر کے آسٹریا کو واپس بھیجدیا۔

وائنا (آسٹریا) میں اس سے سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے اور اہل آسٹریا کا ایک طبقہ ممالک متحدہ امریکہ سے قطع تعلق کر دینے کا مطالبہ کر رہا ہے۔

جرمنی اور ممالک متحدہ امریکہ کے تعلقات اس وجہ سے نازک ہو رہے ہیں کہ جرمن آبدوز کشتیاں بلا اطلاع تارپیڈو پھینک کر امریکن تجارتی اور سفری جہازوں کو غرق کر دیتی ہیں۔

مقدمہ سازش لاہور میں ۲۴ سازشیوں کو پھانسی اور ۲۷ کو حبس دوام عبور دریائے شور اور ۶ اشخاص کو مختلف میعاد کی سزائے قید کی سزا ملی ہے۔ صرف ۴ بری ہوئے +

ترکوں کی شدید گولہ باری - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ پانچ روز سے دردانیال میں خاموشی طاری ہے ترکوں نے شمالی حلقہ میں مختلف حصوں پر شدید گولہ باری کی مگر اپنی خندقوں سے باہر نہ نکلے جنوبی حلقہ میں کوئی قابل ذکر واقع پیش نہیں آیا +

اس ہفتہ امرتسر اور گرد بلکہ پنجاب میں بھی کافی بارش ہو گئی ہے۔ الحمد للہ (۹۱۴)

AsliAhleSunnet.com

اشتہار کتب بے مثل

فتح الباری کاغذ رسی لوغنہ

مصری قدیم ۵۰

السراج الوہاج شرح صحیح مسلم۔ نواب بھوپالی

عون المعبود شرح ابو داؤد کامل

سنن النسائی بحشی جدید کاغذ ولایتی

کاغذ بمبئی

مقدمہ فتح الباری - - - - -

مصری قدیم - - -

سبل السلام شرح بلوغ المرام - -

مسک الختام شرح بلوغ المرام نواب صاحبؒ (فارسی) سہ جلد (جلد چہارم ندارد)

فتح العلام شرح بلوغ المرام مصری - -

سنن الدارقطنی مع التعلیق المغنی - -

اعلام الموقعین للحافظ ابن قیمؒ - - -

غایۃ المقصود شرح ابو داؤد - ایک پارہ -

دبر حاشیہ شرح منذری و شرح ابن قیمؒ - -

ادب المفرد - کاغذ ولایتی - - -

مجموعہ اعلام اہل العصر فی احکام رکعتی الفجر۔ و رسالہ خلق افعال العباد امام بخاری و کتاب العلو ذہبی - - - - - - - -

تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر لابن حجرؒ - - - - - - -

کتاب الاسماء والصفات للبیہقیؒ

کتاب القرأت خلف الامام للبیہقی - نہایت عمدہ کتاب ہے - - - - - ۱۲/

مسند امام شافعی کاغذ ولایتی - - -

معجم صغیر طبرانی - - - - - -

مجموعہ التاریخ الصغیر و کتاب الضعفاء الصغیر

امام بخاریؒ و کتاب الضعفاء والمتروکین امام نسائیؒ

کتاب المؤتلف والمختلف فی اسماء نقلۃ الحدیث و کتاب المشتبہ

مجمع الزوائد للہیثمی حصہ اوّل - - -

اقسام القرآن المسمی بالتبیان لابن قیمؒ -

القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی

شواہد التوضیح والتصحیح لمشکلات الجامع الصحیح لابن مالک

المکتوب اللطیف در احوال سند جناب میاں صاحبؒ مع رسالہ مناسک حج امام ابن تیمیہؒ و امیر یمانیؒ و قصائد عربی و فارسی قاضی طلا محمد پشاوری مرحوم - - ۸/

تلبیس ابلیس ابن جوزیؒ مترجم - - -

رفع الالتباس عن بعض الناس - ۶/

التحف فی مذاہب السلف - - ۲/

اسعاف المبطا برجال الموطا - ۴۰/

کتاب الفرج بعد الشدۃ لابن ابی الدنیا ۴/

قصیدہ عظمیٰ فارسی در بیان حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از روز ولادت تا روز وفات مع غزوات با خاتمہ صحیحہ ۵/

ایضاح الحجۃ - حج اور عمرہ کا بیان ہے (مصنفہ نواب صاحب) ۸/

حظیرۃ التقدیس عربی (نواب صاحب) - - - ۲/

قضاء الارب من ذکر علماء النحو والادب ۱۲/

زاد المعاد مصری بر حاشیہ سیرۃ ابن ہشام - -

قیام اللیل مروزیؒ - - - - - - ۸/

مشکوٰۃ شریف - - - - - - -

ترجمان القرآن غیر کامل از جلد ہشتم تا جلد سیزدہم فی جلد - - - - - ۱۲/

اثبات الخبر بجواب اہل القرآن - - ۳/

علاوہ

ان کے دیگر کتب بھی خاکسار کی معرفت مل سکتی ہیں ؏

المشتہر

عبد الستار حسن دہلی کشن گنج

تحفۃ النساء

جسکو

لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب کی لیڈی حضور لیڈی ڈین صاحبہ بالقابہ کے نام نامی سے نامزد ہو کر منظوری کا شرف حاصل ہے ؏

سربرآوردگان ملک و ڈاکٹر و حکیم صاحبان کی متفقہ رائے یہ ہے کہ تحفۃ النساء اپنے طبی مضامین اور اخلاقی اسباق کے لحاظ سے اردو میں اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔

جس میں

اعضاء تولید کا بیان بچپن سے جوانی تک کے تغیرات جو عورتوں میں واقع ہوتے ہیں لڑکیوں کی تعلیم و طریقہ تعلیم۔ بیاہ شادی کی نسبت ہدایات جوانی کے قیام کی ہدایتیں۔ ایام حمل کے تغیرات و شکایات مع علاج دائی جنانے کے فرائض۔ بچہ جنانے کے طریقے بچوں اور عورتوں کی بیماریاں مع علاج مفصل طور پر درج ہیں ۲۴۰ صفحہ کی کتاب قیمت عہ ڈاکٹر شیخ حسن صاحب شفاخانہ ڈھاب کھٹیکاں امرتسر سے مل سکتی ہے

اکسیر احمر

یہ ایک سرخ رنگ کا خوشبودار اور پر تاثیر روغن ہے جس کے جادو نما اثر کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے یہ روغن بہتیرے امراض (مثل فالج۔ لقوہ۔ گنٹھیا۔ رعشہ۔ تشنج۔ زکام نزلہ۔ کھانسی۔ لرزہ۔ ذات الجنب۔ درد سینہ۔ درد کمر۔ پھوڑا پھنسی آتش گلٹی طاعونی۔ نیش عقرب۔ درد ہر قسم۔ خارش۔ درد دندان۔ درد گوش۔ ورم ہر قسم وغیرہ وغیرہ) میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے تفصیل اشتہار کلاں سے معلوم ہو سکتی ہے جو طلب کرنے پر مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۲ اونس ۸/ - چہار اونس ۱۲/ - آٹھ اونس عہ اور فی تولہ کلاں ہے (اکسیر احمر ملنے کا پتہ:-)

حکیم محمد نجیم الدین محلہ سبزی باغ ڈاکخانہ مراد پور ضلع پٹنہ

(۵۱۶)

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

۶/۴۹ ۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو اُن کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی قیمت فی چھٹانک عہ/۱۲ آدھ پاؤ پختہ ۳ روپیہ پاؤ پختہ ۶ روپیہ معہ محصولڈاک وغیرہ۔ ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

عبدالرحمٰن صاحب رنگریز ضلع گورکھپور سے لکھتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب السلام علیکم میں نے ایک مرتبہ مومیائی منگوائی تھی مفید پائی لہذا براہ مہربانی ایک پاؤ پختہ اور مرحمت فرمائیں (عبدالرحمٰن رنگریز از دہانی بازار گورکھپور) (۱۲۔ اگست ۱۵ء)

نیاز محمد خان صاحب گزہ کر موضع منگالی سے لکھتے ہیں۔ مخدوم و مکرم بندہ جناب حکیم صاحب دام عنایتہ۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ میں آپکے ہاں سے پاؤ بھر مومیائی منگوائی بمقام نظام آباد ریاست حیدرآباد دکن میں جس کو دو سال ہوئے اس سے مجھکو فائدہ ہوا اکثر امراض کو مفید پڑی۔ اب میرے ایک عزیز کو ضرورت ہے لہذا ایک چھٹانک مومیائی بذریعہ وی پی پتہ ہذا پر بھیجدیں (پتہ۔ ضلع حصار۔ بمقام موضع منگالی۔ نیاز محمد خان حوالدار رخصتی) (۲۰۔ اگست ۱۵ء)

انور خان صاحب لکھتے ہیں۔ السلام علیکم۔ بیشتر دو تین دفعہ مومیائی آپ سے منگوا چکا ہوں۔ اکثر فائدہ رہا ہے اب پھر ایک ڈبیہ مومیائی کا خواستگار ہوں (انور خان سپاری ونڈ ضلع امرتسر) (۲ ستمبر ۱۵ء)

عبدالمحیط خان صاحب لکھتے ہیں:۔ جناب من تسلیم۔ تین چار دفعہ مومیائی آپ سے منگوائی بہت مفید پائی۔ آدھ پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجدیں (محمد عبدالمحیط خان برمکان مولوی خداداد خان حیدرآباد دکن) (۲۲۔ اگست ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹری میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر

۱۰/۵۲

حمائل شریف معرا۔ نہایت خوشخط عمدہ کاغذ۔ لکھائی چھپائی لفظ لفظ علیحدہ۔ شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اُردو میں دیگئی ہے۔ اخیر میں سورتوں۔ سیپاروں۔ رکوعات۔ آیات کے اعداد وشمار درج ہیں تقطیع متوسط۔ سفر وحضر دونوں میں کارآمد ہے۔ بوڑھوں بچوں عورتوں کے لئے نہایت مفید قیمت مع محصول - - - - - - - - عـ۸ر

سفری جیبی حمائل شریف مترجم۔ یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے نہایت خوشخط۔ صحیح ترجمہ عمدہ ہے۔ ملک میں عام طور پر پسند کی گئی ہے جلد چرمی خوشنما مع محصول - - - - - - - - عـ۸ر

انسان کامل۔ عارف ربانی سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تذکرہ مصنف۔ اسمیں تصوف کے تمام اصول وفروع واصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے۔ احدیت۔ وحدیت غنا۔ قلب۔ روح۔ کرسی۔ کتب آسمانی۔ فرشتگان۔ لوح وقلم وغیرہ کے معانی و اسرار کا نہایت شرح وبسط سے ذکر ہے قیمت مع محصولڈاک - - - - عـ۸ر

شرح فصوص الحکم عربی (از مولانا جامی) اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے شاید ہی کسی کتاب کو حاصل ہوا ہوگا۔ یہ کتاب حقائق ومعارف سے معمور ہے اسپر مولانا جامی کی شرح سونے پر سہاگہ ہے قیمت مع محصول - - - - - - - عـ۸ر

تحفۃ النساء یا فیملی ڈاکٹر۔ ایک مستند مسلمان خاتون ڈاکٹرہ کی تصنیف اپنے بیش بہا فوائد ومحاسن کی وجہ سے حضور لیڈی صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب کی منظور شدہ جس میں عورتوں کے جملہ امراض وتغیرات کی شکایات حیض ونفاس حمل۔ اسقاط۔ اٹھرا وغیرہ کے عوارضات۔ بچوں کے متعلق جملہ تکلیفات کے اسباب و علامات مع علاج ومفید ہدایات ضروری نقشہ جات۔ مجرب نسخہ جات وتراکیب بڑی شرح وبسط سے بیان کئے گئے ہیں اس کا ہر گھر میں ہونا نہایت مفید اور کارآمد ہے قیمت علاوہ محصولڈاک - - - - - - - ۱۰آر

لیکچرار۔ واعظوں۔ مقرروں۔ ایڈیٹروں کیلئے اسکا دیکھنا نہایت ضروری ہے تقریر یا وعظ واسپیچ میں رکاوٹ کیونکر ہوتی ہے سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان سب مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع بیان کئے گئے ہیں اخیر میں چند ایک مفید لیکچر بھی مبتدی کے لئے نہایت عجیب تحفہ ہے رعایتی قیمت مع محصول - - - - ۱۲ار

المشتہر منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب کٹڑہ [illegible] **سنگھ امرتسر**

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے چھپا اور مولوی ثناء اللہ صاحب مالک وایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com